M.A.LIBRARY, A.M.U.
U1776
بعون صانع عجیب و محسن کا فضل خلاق زمین و زمان
زیبائش انجمن متعلمان لسان یعنی رسالۂ قواعد صرف و نحو اردو زبان جس میں فارسی کی بھی کچھ ابحاث ہیں
گلدستۂ عجیب
۱۲۹۶
بہ گلکاری طبع حدیقہ آرای گلشن فصاحت زبان مولوی محمد حبیب الله خان صاحب مرادآبادی عرف حافظ عبد الرحمن خان متخلص بہ حافظ
مطبع نامی منشی نولکشور میں زیبائی تاج منطبع ہوا

اطلاع

اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب موجود ہیں شائقین کو فہرست مطول ہے جو علٰحدہ موجود ہے اور درخواست کرنے سے مل سکتی ہے معلوم ہو سکتا ہے اور قیمت اس سال میں نہایت ارزان مقرر کی ہے ہم صرف کتب قواعد عروض و قافیہ اردو و کتب قواعد فارسی و ترکی و قواعد عروض و قافیہ و کتب درس ہندیان و کتب اخلاق و علوم و تصوف ذیل میں درج کرتے ہیں ناظرین اور شائقین ملاحظہ فرما کر خط کا فی و بہر و ای او تھاویں —

کتب قواعد عروض و قافیہ اردو

اصول عجیبہ — صرف افعال وغیرہ —
معلم الحساب — صرف مکتب نامہ —
گلدستہ علم صرف و نحو اردو کے قواعد
مصدر فیوض — صرف و نحو کے قواعد —
رسالہ صرف و نحو — اردو مع شرح —
مطلع خورشید تصنیف مولوی منظور احمد صاحب
فن قافیہ سنجی میں —
عروض فضا قواعد قافیہ میں مطبوعہ مطبع گلشن محمدی —
زر کامل عیار ترجمہ معیار الاشعار — مع شرح
در فن عروض و قافیہ —
طوبی العروض منظوم علم عروض میں —

بحر العروض — مطول علم عروض میں مع نقشہ زحافات و اضافہ فوائد جدید از منشی کنھیا لال صاحب
ایضاً مختصر مع نقشہ زحافات —
گنج شایگان اردو علم قافیہ میں نادر کتاب تصنیف حبیب الدین صاحب
خلاصۃ المنطق مصنفہ منشی بیج ناتھ شاد سب ڈپٹی انسپکٹر صاحب —
مجموعہ صرف مسمی بہ امداد الادب —
مع اضافہ فوائد ما حصل و مضمون میزان سے شافیہ تک —
دریائے عقل صفوۃ المصادر کو فوائد ضروریہ کے ساتھ مرتب کیا ہے —

کتب قواعد فارسی و ترکی و قواعد عروض و قافیہ

قواعد فارسی از روشن علی انصاری —
گلشن فیض — قواعد فارسی منظوم —
مفید نامہ — حساب آداب و القاب کے قواعد —
جوہر الترکیب از منشی سیوا رام جوہر تخلص ساکن دہلی —
شرح جوہر الترکیب نادر شرح از شیخ حیدر علی مرحوم
نہر الفصاحت — محشی از مرزا قتیل —
مفیض فارسی — فارسی قاعدوں کی عمدہ کتاب ہے
چہار گلزار — قواعد صرف و نحو و معانی و عروض میں ہے
اصول حسنہ مصنفہ مولانا عبد الحق محدث دہلوی

ارمغان — نادر کتاب قواعد میں جسمیں تین رسالہ ہیں — ابجد امجد قواعد خوشخطی — تشریح الالفاظ مترادف با ترجمہ اردو ہ حوال میں ملخص الاخلاق نصائح میں
عروض سیفی — فن قوافی و عروض —
میزان الافکار — شرح فارسی معیار الاشعار —
شجرۃ العروض در رعیت القوافی و رسالہ اضافت
رسالہ آذر کدہ فن معمہ میں نادر کتاب ہے —
حدائق البلاغت — علم بلاغت بیان و بدیع وغیرہ میں
شجرۃ الامانی مصنفہ مرزا محمد حسن قتیل —
رسالہ عبد الواسع ہانسوی قواعد فارسی میں —

بعون صانع مکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان
گلدستہ عجم
۱۲۹۶
مطبع نامی منشی نولکشور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لولوے زبان کی آبداری | ہے درج دہن مین حمد باری | ان دونون لبون مین اسکا مقصد
ہے حمد خدا و نعت احمد | چار عنصرون سے یہ ہے مخمر | مداح چہار یار اطہر

بعد حمد بیحد اوس خداے احد اور پروردگار صمد کے کہ مضمون بلاغت مشحون لوکان فیہما آلہۃ الا اللہ لفسدتا دلیل ساطع اور برہان قاطع ہے اوسکی یکتائی کی اور درود نامحدود اوس حبیب رب معبود کا کہ انا افصح العرب والعجم ایک نقطہ ہے دفتر ثنای کلام معجز نظام اوسکا ضعیف العباد و حقر الافراد ہیچ میرز ہیچدان راجی الغفران محمد مجیب اللہ خان مرادآبادی عرف حافظ عبد الرحمن متخلص حافظ خدمت مین دقیقہ سنجان ہنرور اور بلیغ کلامان سخن پرور کے التماس کرتا ہے کہ غرض اصلی اور مقصد دلی اس احقر کا ان اوراق کی تدوین سے نہ خود نمائی اور شہرت عام ہے بلکہ افادت اور افادت عوام اور اگرچہ فارسی قواعد کی کتابین تصنیف اساتذہ سابق بہت مبسوط ہین اور مفصل مگر زبان اردو کے قواعد نہایت کمیاب ہین اور کمتر اور فی زماننا زبان اردو بسبب قدردانی حکام وقت کی بہت فروغ پذیر ہے اور زبان فارسی بہ نسبت زبان اردو کے بہت مشکل ہی اور عشیر نظر بران بہ تتبع عربی اور فارسی کے اردو زبان کے قواعد کا بیان کرنا مد نظر ہوا اور ضمناً

بوجہ ضرورت کہین کہین ذکر قواعد فارسی اور عربی کا بھی آگیا پس چونکہ مسلک جدید اور بنا ہی اگر کسی جگہ
کوئی رکاکت پاوین تو دیدۂ اغماض سے ملاحظہ کر کے معاف فرماوین اور ہدف تیر طعن و ملامت
نہ بناوین اور اس کتاب مین حسب فرمایش اذکی الاخلا حکیم سید محمد شمس الدین صاحب
ٹکن پوری و شاگردان عقیدت کیش شیخ محمد امیر الدین و عبد الغفار فرزندان کامگار شیخ
پیر محمد صاحب تحصیلدار اجمیری و سیٹھ رام کشن صاحب اودی پوری بھوپالی کے واسطے
سہل فہمی طلبا اور مبتدیون کے سلاست عبارت حسب محاورہ روزمرہ مدنظر ہوئی اور الفاظ
مغلق اور عسیر الفہم متروک کیے گئے اور چونکہ فارسی اور اردو کے قواعد کا بیان تھا اسواسطے
گلدستۂ عجم نام رکھا گیا واللہ الموفق والمعین

قطعہ تاریخ سن ہجری لمؤلفہ

جب بن چکا یہ نسخہ بفضل خدا سے حسین
تاریخ سال ہجری حافظ نے یون کہی
اسکو پڑھے جو کوئی داعی ہو حقمین میرے
ہون فیضیاب اس سے سب خاص و عام یارب

اردو و فارسی کا یکسر ہوا نباہ
گلدستۂ عجم ہے یہ خوب واہ واہ
مقبول کر جہان مین تو اسکو یا الٰہ ۱۲۹۳ ہجری
باقی ہو نام میرا جب تک ہین مہر و ماہ

واللہ المستعان والیہ المصیر

بیان بعض اصطلاحات کا جو اس کتاب کی عبارت مین مستعمل ہوئی ہین

جاننا چاہیے کہ لفظ کے معنی دو قسم کے ہوتے ہین ایک لغوی دوسرے اصطلاحی لغوی
منسوب بلغت اور لغت بولی اور زبان کو کہتے ہین پس لغوی معنی وہ ہین کہ جسکے واسطے
اہل زبان اور واضع نے اوس لفظ کو بنایا اور وضع کیا اور اصطلاحی معنی وہ ہین کہ کسی گروہ
نے اپنے محاورہ مین اوس لفظ کے معنی مقرر کر لیے ہین اور اسیواسطے وہ معنی اوس گروہ
کی طرف نسبت کیے جاتے ہین جیسے اصطلاح شعرا یا اصطلاح صرف اصطلاح نحو وغیرہ چونکہ
اس کتاب مین صرف اور نحو کے قواعد کا بیان ہے اسواسطے چند الفاظ کے اصطلاحی
معنی بیان کرنا اور لفظ صرف و نحو کے معنی بیان کرنا ضرور ہوا مخفی نرہے کہ صرف کے لغوی معنی

پھیرنا ہین اور اصطلاح مین علم صرف اوسے کہتے ہین جسمین صیغون کے وزن اور گردانین اور بنانی کی ترکیب بیان کی جاوے چونکہ اس علم مین بھی لفظ کا ایک صورت سے دوسری صورت کی طرف پھیرنا بیان کیا جاتا ہے اسوجہ سے اس علم کا نام علم صرف رکھا گیا اور نحو کے معنی لغت مین طرف اور کنارہ کے ہین اور اصطلاح مین علم نحو اوسے کہتے ہین جسمین الفاظ کی حالت اور اعراب کا بیان ہو چونکہ اس علم مین بھی لفظ کی حالت فاعل ہونے یا مفعول ہونے یا مضاف الیہ وغیرہ ہونے کا بیان کیا جاتا ہے اور یہ حالت بعد وقوع لفظ کے ایک کنارہ پر یعنی آخر مین واقع ہوتی ہے اسواسطے اس علم کا نام علم نحو رکھا گیا

معنی اصطلاحی الفاظ کے اس جدول سے دریافت کرو

جدول اصطلاحات

حرکت — زیر زبر پیش کو کہتے ہین —

متحرک — وہ حرف کہ جسپر زیر و زبر پیش آوے

ضمہ — رفع پیش کو کہتے ہین —

فتحہ — نصب — زبر کو کہتے ہین —

کسرہ — جر — زیر کو کہتے ہین —

ماقبل — ایک حرف سے دوسرا حرف جو پہلے آوے

مابعد — ایک حرف سے دوسرا حرف جو پیچھے آوے

ساکن — وہ حرف کہ زیر زبر پیش کچھ نرکھتا ہو

واو معروف — وہ واو کہ اوسکی ماقبل ضمہ ہو اور خوب ظاہر پڑھنے مین آوے جیسے نور طور وغیرہ

واو مجہول — وہ واو کہ ماقبل اوسکے ضمہ ہو اور [illegible] کرکے پڑھا جاوے جیسے زور شور وغیرہ

یاے معروف — وہ یے کہ اوسکی ماقبل کسرہ ہو اور خوب ظاہر پڑھی جاوے جیسے شیر تیر کبیر وغیرہ —

یاے مجہول — وہ یے کہ اوسکی ماقبل کسرہ ہو اور خوب ظاہر نہ پڑھی جاوے جیسے شیر زیر وغیرہ

واو معدولہ — وہ واو کہ جسکے ماقبل ضمہ نہو جیسے خویش ہین —

یاے معدولہ — وہ یے ہے کہ جسکے ماقبل کسرہ نہو جیسے زبیر عقیدہ وغیرہ —

صیغہ — لفظ کو کہتے ہین —

مشتق — وہ لفظ جو دوسری لفظ سے کچھ کمی بیشی یا تبدیل کرکے بنایا جاوے جیسے آمد مشتق ہوا آمدن سے —

حذف — دور کرنا حرف کا محذوف وہ حرف جو دور کیا گیا —

جاننا چاہیے کہ جو آواز آدمی کے موںھ سے نکلی اوسے لفظ کہتے ہین اور اوسکی دو قسمین ہین اگر اوس

آواز سے کچھ مطلب اور معنی حاصل ہون تو اوسی کلمہ بولتے ہین اور اگر کچھ معنی حاصل نہون تو اوسکو
لفظ مہمل کہینگے مہمل کے معنی لفظ بے معنی اور کلمہ لفظ بامعنی کو بولتے ہین اوسکی تین قسمین ہین
اسم فعل حرف اسم اوسی کہتے ہین کہ اوسکی معنی مین زمانہ نپایا جاوے جیسے گل اور غنچہ اور آمدن
اور رفتن اور آئندہ اور روندہ فعل وہ ہی کہ اوسکے معنی مین زمانہ بھی پایا جاوی جیسے آمد آیا وہ مرنا
گذری ہوئی ہین حرف وہ ہی کہ اوسکے معنی مین زمانہ بھی نہو اور بغیر دوسرے کلمہ کے ملانے اوسکی
معنی حاصل نہون اور فائدہ ندیوین جیسے از معنی سے اور تا بمعنی تک اسم تین قسم کا ہوتا ہی
ایک جامد کہ وہ کسی کلمہ سے نہ بنا ہو اور اوس سے بھی کوئی دوسرا کلمہ نہ بنے جیسے زمین آسمان وغیرہ
دوسرا مصدر کہ جس سے اور کلمہ بنائے جاوین اور وہ کسی سے نہ بنا ہو جیسے آمدن اور رفتن آنا
اور جانا وغیرہ تیسرا مشتق کہ اور کسی کلمہ سے بنایا گیا ہو جیسے آئندہ بمعنی آنے والا آمد سی بنایا گیا
اسم جامد پانچ قسم کا ہوتا ہے ایک جامد مطلق وہ دو قسم ہی ایک معرفہ دوسرا نکرہ معرفہ اوسے
کہتے ہین کہ ایک ذات خاص کیواسطے بولا جاوی جیسے زید عمر وکلو للو کہ جسکا یہ نام ہی اوسی شخص
کیواسطے بولا جاویگا دوسرے کی واسطے نہ بولا جاویگا اور اسی کو علم کہتے ہین علم کے معنی نام کے ہین
اور کنیت اور عرف اور خطاب اور تخلص بھی اسی مین داخل ہے کنیت اوسے کہتے ہین کہ کوئی شخص باپ
دادی یا بیٹا بیٹی کے نام سے پکارا جاوے جیسے کہین کلو کا بیٹیا آیا تھا ننجو کا باپ ابھی گیا ہے ھنیا کی
ماکو بولا بھیجو نجلیا کی بیٹی کو سلام کہنا عرف وہ ہی کہ سوای اوس نام کے جو باپ ماں نے رکھا ہو کوئی
شخص کسی صفت یا کسی لقب یا نام سی مشہور ہو جاوے جیسے حافظ جیو مولوی صاحب ملا جیو قاری جیو
بڑی حضرت چھوٹی میان بھیا صاحب وغیرہ خطاب وہ ہی کہ کسی بادشاہ یا کسی سرکار سے سوای ذاتی
نام کے دوسرا نام مقرر کیا جاوے جیسی نواب بہادر راجہ بہادر وزیر الدولہ امیر الملک والاجاہ امیر الامرا
صفدر جنگ وغیرہ تخلص وہ ہی کہ شاعر یا کبیشر لوگ شعر یا کبت مین داخل کرنیکے واسطے کوئی لفظ
آسان سوای اپنے نام کے مقرر کر لیتے ہین جیسے شیخ مصلح الدین شیرازی کا تخلص سعدی تھا اور
خواجہ حیدر علی کا تخلص آتش اور رجب علی بیگ کا تخلص سرور تھا اور اس اسم کی جمع تصغیر وغیرہ
نہین آتی اور یہ اسم ترکیب کلام مین فائدہ دیتا ہے یعنی مبتدا خبر فاعل مفعول مضاف مضاف الیہ
ہوتا ہی چنانچہ اسکا ذکر کلام کے بیان مین آویگا اور رسم الخط یعنی طریقہ لکھنے کا ہندی ناموںکے ہے

کہ جس نام کی آخر مین الف ہو اگر وہ نام آدمی کا ہی تو الف سے لکھنا چاہیے اور اگر نام گانون کا ہے تو ہ
اوسکی ہے لکھنی چاہیے جیسے اودے پورہ سیوہ اٹاوہ سکندرہ وغیرہ دوسرا نکرہ اوسے کہتے ہین کہ ایک
ذات خاص کیواسطے مقرر نہو اوس قسم کی ہر چیز پر بولا جاوے جیسے کتاب لکڑی درخت پھول
وغیرہ کہ ہر کتاب کو کتاب کہ سکتے ہین اور ہر لکڑی کو لکڑی اور ہر درخت کو درخت اور ہر پھول کو
پھول اور اسکو اسم جنس اور اسم عام اور کلی بھی کہتے ہین اسکا اطلاق واحد اور جمع دونون پر برابر
ہوتا ہی یعنی واحد کیواسطے بھی بولا جاتا ہے جیسے آدمی آیا یعنی ایک آدمی آیا اور جمع کیواسطے بھی
بغیر صیغہ جمع کے بولا جاتا ہی جیسے آدمی آئے یعنی بہت سے آدمی آگئے یہ اسما بھی مبتدا خبر فاعل
مفعول مضاف مضاف الیہ ہوسکتے ہین اور ان اسما کی جمع اور تصغیر وغیرہ بھی آتی ہے عربی مین جمع
دو طرح پر بناتے ہین ایک جمع مکسر دوسری جمع سالم جمع مکسر مین کبھی زیر زبر بدل دیتے ہین کبھی کوئی
حرف زائد کر دیتے ہین اور کبھی کوئی حرف کم کر دیتے ہین جیسے اسد کی جمع اسد اور عالم کی جمع علما
اور کتاب کی جمع کتب جمع مکسر اوسے کہتے ہین جسمین واحد کی صورت درست نرہی بلکہ بگڑ جاوے
مکسر کے معنی ٹوٹا ہوا جمع سالم مین مفرد کی آخر کو علامت جمع کی لاتے ہین جمع سالم اوسے کہتے ہین
جسمین مفرد کی صورت درست رہی اور نہ بگڑے سالم کے معنی درست کے ہین عربی مین جمع کی علامتین
تین ہین الف اور تا جیسے کا غذات فاضلات باقیات دیہات قصبات وغیرہ اگرچہ عربی مین
الف اور تے خاص مونث کی جمع کیواسطے آتا ہی اور جس لفظ کے آخر یہ علامت ہو اوسے
عربی محاورہ مین مونث استعمال کرتے ہین مگر اردو مین اسکا خیال نہین کیا جاتا اپنے محاورہ
کی پابندی ہوتی ہے اور فارسی مین مونث اور مذکر کے واسطے ایک ہی صیغہ بولا جاتا ہے
اور جس لفظ کے آخر مین الف اور تے جمع کا ہو اوسکو رسم الخط مین ہمیشہ دراز لکھنا چاہیے
اس شکل سے ت دوسری علامت جمع کی واو نون جیسے مسلمون تیسری یے اور نون جیسے مسلمین
فارسی اور ہندی مین جمع مکسر نہین ہوتی ہے صرف جمع سالم آتی ہے فارسی مین جمع کی علامتین
دو ہین الف اور نون اور ہا الف جیسے گاوان اسپان برگہا شاخہا وغیرہ مگر اتنا فرق ہے کہ ذوی العقول کی جمع الف و نون سے
بناتے ہین اور غیر ذوی العقول کی جمع ہا الف سے جو چیزین اپنے ارادہ سے چل پھر سکتی ہین انھین ذوی العقول کہتے ہین مردان ماکیان
مرغان گنجشکان وغیرہ اور جو چیزین اپنے ارادہ سے نہین چل پھر سکتی ہین انھین غیر ذوی العقول بولتے ہین جیسے برگہا شاخہا

سنگھا وغیرہ قاعدہ جس لفظ کے آخر مین ہی الف جمع کا آتا ہے جب اوسکو دوسرے کلمہ کیطرف
اضافت کرتے ہین تو آخر مین ایک یے اور زائد کر دیتے ہین جیسے گلہای باغ قلمہای واسطی وغیرہ
مگر لفظ درخت کی جمع فارسی مین دونون طرح سے پائی گئی ہے درختان اور درختہا دونون
طرح سے آیا ہے یہ لفظ نادر خلاف قیاس ہے ہندی مین اسما کی جمع کے واسطے تین علامتین
مقرر ہین واو نون جیسے لڑکون کو بلاؤ درختون کو کاٹو الف نون جیسے بیٹیان بہنو لکڑیان لاؤ
یے نون جیسے کتابین اچھی ہین انٹین پکی ہین اور اسما کی تصغیر بھی آتی ہے عربی مین تصغیر
کیواسطے درمیان کلمے کے ایک یے لاتے ہین اور حرف اول کو ضمہ دیتے ہین جیسے عبد کی تصغیر
عُبَید فارسی مین علامت تصغیر کی کاف ہی جیسے طفلک چھوٹا لڑکا پسرک چھوٹا بیٹا اور لفظ چہ
جیسے باغچہ طاقچہ وغیرہ بیان علامت تصغیر کا حروف مین آویگا اور ہندی مین تصغیر کی علامت
یا اور یہ ہی جیسے کتاب کی تصغیر کتبیا اور ڈبہ کی تصغیر ڈبیا اور یاد رہے کہ علامتین تصغیر
کی کبھی تحقیر کے واسطے بھی آتی ہین جیسے مردک یعنی مرد نالائق تحقیر کے معنی حقیر اور ذلیل
کرنا اور جاننا چاہیے کہ اسما دو قسم کے ہوتے ہین مذکر اور مؤنث نر کو کہتے ہین اور مؤنث
مادہ کو بولتے ہین فارسی مین تذکیر و تانیث کا کچھ لحاظ نہین ہے اسیواسطے ایک ہی صیغہ آتا ہے
اور فارسی اسما مین امتیاز تذکیر و تانیث کیواسطے لفظ نر مذکر مین اور لفظ مادہ مؤنث مین لاتے
ہین جیسے اسپ مادہ گھوڑی کو بولتے ہین اور شتر نر اونٹ کو عربی اور اردو مین البتہ مذکر اور مؤنث
کا لحاظ ہوتا ہے اور مؤنث کی دو قسمین ہین ایک مؤنث حقیقی دوسرا مؤنث غیر حقیقی مؤنث حقیقی
اوسے کہتے ہین کہ جسکے مقابلہ مین اوسکی جنس کا مذکر ہو جیسے گھوڑا گھوڑی بکرا بکری وغیرہ اور مؤنث
غیر حقیقی اوسے کہتے ہین کہ جسکے مقابلہ مین اوسکی جنس کا مذکر نہو صرف وہ لفظ محاورہ مین مؤنث
بولا جاوے جیسے کتاب دوات لکڑی وغیرہ مؤنث حقیقی اور غیر حقیقی کی پھر دو قسمین ہین ایک
قیاسی دوسرا سماعی قیاسی اوسے کہتے ہین جسمین کوئی علامت تانیث کی علامتون مین سے
پائی جاوے جیسے کثرت قلت بناوٹ لگاوٹ وغیرہ اور سماعی وہ ہے کہ جسمین کوئی علامت
علامتون تانیث سے نہ پائی جاوے صرف محاورہ مین مؤنث ہو جیسے کتاب قلم بیاض اینٹ
وغیرہ عربی مین تے ساکن علامت مؤنث کی ہے جیسے رحمت شفقت صلوٰۃ زکوٰۃ عاقلہ عالمہ وغیرہ

اور یہ تے اکثر حالت وقف مین یعنی ساکن کرنے مین ہے ہو جاتی ہے جیسے علامہ زانیہ طائفہ وغیرہ الف مقصورہ اور الف ممدودہ بھی آخر کلمہ کے عربی مین علامت مونث کی ہی جیسے صغری کبرے حمرا سودا اور رسم الخط مین الف مقصورہ کو یے لکھتے ہین اور الف ممدودہ کو الف اور ہمزہ مونث سماعی کی کوئی علامت مقرر نہین ہے صرف محاورہ پر موقوف ہی عربی اور ہندی دونون مین زبان والون کے محاورہ پر منحصر ہے اور جن الفاظ عربی مین علامت تانیث کی ہوتی ہے وہ الفاظ بھی ہندی محاورہ مین مونث بولے جاتے ہین جیسے آپ کی عنایت اور اسیطرح جو مصادر عربی کے تفعیل کے وزن پر آتی ہین وہ بھی ہندی محاورہ مین مونث استعمال کیے جاتے ہین جیسے تمھاری تقدیر اچھی ہے میری تدبیر بُری ہے تقدیر اور تدبیر دونون مصدر عربی کے تفعیل کے وزن پر ہین و اکثر حاصل مصدر فارسی کہ جنکے آخر شین ماقبل مکسور ہوتا ہی یا یاے مصدری ہوتی ہے وہ بھی اردو محاورہ مین مونث بولے جاتے ہین جیسے زید کی آمدنی بہت ہی خدا کی بندگی کرو فلانے کی سفارش تمنے نہین کی تمھاری وکیل نے طرفثانی سے سازش کر لی ہے آپ کی رفتار نرالی ہے تمھاری گفتار اچھی ہے ان مثالونمین آمدنی بندگی سفارش سازش رفتار گفتار یہ سب حاصل مصدر فارسی کے ہین اور ہندی مین علامت تانیث کی یے معروف ہی جیسے چکی لکڑی تپی بکری لڑکی وغیرہ مگر بعض الفاظ جنکے آخر مین یای معروف ہے مذکر بھی استعمال کیے جاتے ہین وہ الفاظ یہ ہین گھی دہی موتی کہ محاورہ اردو مین مذکر بولے جاتے ہین جیسے کہین گھی اچھا ہے دہی کھٹا ہے یہ نادر اور خلاف قیاس کہلاتے ہین اور کبھی علامت تانیث کی ٹے ہوتی ہے جیسے بناوٹ لگاوٹ چوکھٹ وغیرہ اور کبھی علامت تانیث کی نے ہوتا ہی جیسے بنیتی کترنی دھوکنی الگنی وغیرہ اور کبھی لفظ آنی علامت تانیث کی ہوتی ہی جیسے مہترانی کھترانی پنڈتانی وغیرہ اور کبھی فقط نون جیسے دولھن کنجڑن دھوبن ساپن وغیرہ اور کبھی لفظ یا جیسے بوڑھیا چڑیا وغیرہ اور جس لفظ مین کوئی علامت ان علامتون مین سے نہو وہ مذکر ہے اور اکثر اسمای مذکر کے آخر الف آتا ہی جیسے لڑکا بکرا گھوڑا گدھا مینڈھا وغیرہ اور بعض الفاظ مشترک ہین کہ مذکر مونث دونون کیواسطے یکسان بولے جاتے ہین جیسے چیل کوا فاختہ چیل نر کو بھی چیل کہین گے اور چیل مادہ کو بھی چیل اور یہ لفظ مونث سماعی مین سے ہے

اسیطرح کوّا زیادہ دونون کو بولتے ہین اور یہ لفظ محاورہ مین مذکر ہے اور مؤنث سماعی کی کوئی
علامت یا کوئی قاعدہ مقرر نہین زبان والون کے محاورہ پر موقوف ہی تمام ہوا بیان اسم جامد طلق کا
دوسری قسم اسم جامد کی اسماے ضمائر یعنی ضمیرون کے نام ہین ضمیر کے لفظی معنی دل
ہین اور اصطلاح مین ضمیر اوسے کہتے ہین کہ جس شخص کا ذکر کرنا دل مین منظور ہو اوسکا نام
نہ لیکر دوسری لفظ سے بولین پس ضمیرین چھہ قسم کی ہوتی ہین - مرفوع متصل وہ ضمیر کہ
فاعل کیواسطے آوے اور کلمہ کے ساتھہ ملکر ایک کلمہ ہو جاوے - منصوب متصل ضمیر مفعول
کی جو کلمہ کے ساتھہ ملی ہوئی ہو - مجرور متصل ضمیر مضاف الیہ کی کلمہ کے ساتھہ ملی ہوئی مرفوع منفصل
ضمیر فاعل کی جو کلمہ کے ساتھہ ملکر ایک کلمہ نہو منصوب منفصل ضمیر مفعول کی جو کلمہ کے ساتھہ
ملی ہوئی نہو مجرور منفصل ضمیر مضاف الیہ کی جو کلمہ کے ساتھہ ملی ہوئی نہو ضمیر مرفوع متصل
واحد غائب لفظ مین ظاہر نہین ہوتی ہے بلکہ پوشیدہ جیسے پرورد یا لااسمین ضمیر اوکہ جسکے
معنی اوسنے ہین پوشیدہ ہی جمع غائب ند جیسے پروردند واحد حاضر یای معروف جیسے پروردی
جمع حاضر ید جیسے پروردید واحد متکلم م جیسے پروردم جمع متکلم یم جیسے پروردیم منصوب متصل
واحد غائب ش ماقبل مفتوح جیسے پرورش جمع غائب شان جیسے پرورشان واحد حاضر ت
جیسے پرورت جمع حاضر تان جیسے پرورتان واحد متکلم م جیسے پرورم جمع متکلم مان جیسے
پرورمان اور یہی ضمیرین جب لفظ سے ملکر ترکیب مین مضاف الیہ ہوتی ہین تو مجرور متصل
کہلاتی ہین جیسے غلامش غلامشان غلامت غلامتان غلامم غلاممان مرفوع منفصل واحد غائب
اووہی آن جمع غائب اوشان آنان آنہا واحد حاضر تو جمع حاضر شما واحد متکلم من جمع متکلم مایہی
ضمیرین جب ترکیب مین فاعل یا مبتدا یا خبر واقع ہوتی ہین تو مرفوع منفصل کہلاتی ہین
اور جب را علامت مفعول انکے ساتھہ لگاتے ہین تو منصوب منفصل کہلاتی ہین اور جب ترکیب
مین مضاف الیہ ہوتی ہین تو مجرور منفصل کہلاتی ہین پس اس قاعدہ سے سب چھتیس ضمیرین
ہوتی ہین ہندی مین فقط چھہ لفظ ضمیر کی ہین واحد غائب وہ یا اوس جمع غائب اون
واحد حاضر تو جمع حاضر تم واحد متکلم مین جمع متکلم ہم ہندی مین متصل ضمیرین اور منفصل
ضمیرین ایک ہی ہین پس یہی چھہ ضمیرین جب انکے بعد علامت فاعل یعنی لفظ نے لگاتے ہین

تو مرفوع ہوتی ہین جیسے اوسنے اونھون نے تو نے تمنے مینے ہمنے اور جب انکے بعد علامت مفعول یعنی
لفظ کو زیادہ کرتے ہین تو منصوب ہوتی ہین جیسے اوسکو اونکو تجھکو تمکو مجھکو ہمکو اور جب ترکیب
مین مضاف الیہ واقع ہوتی ہین تو مجرور کہلاتی ہین جیسے اوسکی اونکی تیری تمھاری میری ہماری
اس سے ثابت ہوا کہ ہندی مین بجاے چھتیس ضمیرون کے یہی چھہ ضمیرین آتی ہین انھین
علامتین لگانے سے یہی بجاے چھتیس کے ہو جاتی ہین تیسری قسم اسماے اشارہ اشارہ
کے معنی ہین بتانا اور جس چیز کو بتاوین اوسے مشار الیہ کہتے ہین مشار الیہ کے معنی اشارہ کیا گیا
طرف او سکے فارسی مین مشار الیہ قریب اور حاضر کے واسطے این اور مشار الیہ بعید اور غائب
کیواسطے آن اور جمع کیواسطے اینان اور آنان مستعمل ہوتا ہی چوتھی قسم اسماے موصولہ ہین
فارسی مین چنان اور چنین آور ہندی مین لفظ ایسا اور جیسا اسماے موصولہ ہین اور اکثر فارسی مین
یاے مجہول آور ہندی مین لفظ وہ صلہ کے واسطے آتے ہین جیسے مردیکہ امروز آمدہ بود یعنی
وہ آدمی کہ آج آیا تھا اور صلہ کے معنی ہین ملانی کے اسماے موصولہ چونکہ اپنے مابعد کو
ماقبل سے ملاتے ہین اسواسطے اسماے موصولہ کہلاتے ہین اور اسماے موصولہ کیواسطے
ہندی اور فارسی دونون مین کاف صلہ کا اور ایک جملہ بعد کاف کے جواب صلہ کا ضرور
ہوتا ہے یعنی اسم موصول کے بعد ایک کاف آتا ہے اوسکو کاف صلہ اور اوسکے بعد ایک جملہ
آتا ہی اوسکو جواب صلہ بولتے ہین جیسے چنانکہ نوشتہ بودم جیسا کہ لکھا تھا مین نے چنان
اسم موصول کاف صلہ نوشتہ بودم فعل بافاعل جملہ فعلیہ جواب صلہ کا ہوا اسیطرح جیسا اسم موصول
کاف صلہ کا لکھا تھا مین نے فعل بافاعل جملہ فعلیہ جواب صلہ کا ہوا پانچوین قسم اسماے عدد یعنی
گنتی کے نام جیسے یک دو سہ چہار وغیرہ فارسی مین اعداد کا شمار ایک سے لاکھہ تک ہی اس سے
زائد نہین اور ہندی مین ایک سے مہاسنکھہ تک ہی فارسی مین اسماے اعداد یک سے نہ تک
مفردات کہلاتے ہین اور دہ بست سی وغیرہ نود تک عشرات اور عقود اور یازدہ سے نوزدہ تک
مرکبات امتزاجی یعنی ایسے مرکبات کہ دو کلمہ ملکر ایک کلمہ ہوگئے یازدہ اصل مین یک و دہ تھا
واو عطف دور کیا کثرت استعمال سے یازدہ ہو گیا آور بست و یک سی نود و نہ تک مرکبات غیر امتزاجی
یعنی ایسے مرکبات کہ دو کلمہ ملکر ایک مزاج نہین ہوتے بست و یک مین بست علحدہ اور ایک

علیحدہ معلوم ہوتا ہی اور ہندی مین ایک سے نو تک مفردات یعنی اکائیان ہین اور دس بیس
تیس وغیرہ نوسے تک عشرات اور عقود یعنی دہائیان کہلاتی ہین اور گیارہ سے ننانوے تک
سب مرکبات امتزاجی ہین ہندی مین مرکبات غیر امتزاجی نہین ہین اور یہ اسماجب صفت
واقع ہوتے ہین تو فارسی مین انکے آخر ایک میم نسبت کا زیادہ کرتے ہین جیسے یکم دوم سوم
چہارم وغیرہ اور کبھی میم کے بعد ی نون بھی بڑھاتے ہین جیسے دومین سومین لیکن یہ اکثر
نہین صرف اکائیون مین زیادہ کیا جاتا ہے اور ہندی مین نسبت کو واسطے لفظ وان آخر کو
لگاتے ہین جیسے دسوان بیسوان وغیرہ صرف پانچ عددون مین الف نسبت کا زیادہ کیا جاتا ہے
جیسے پہلا دوسرا تیسرا چوتھا چھٹا یہ پانچون عدد اس قاعدہ سے مستثنے ہین اور حالت تانیث مین
یعنی جب یہ عدد صفت مونث کی واقع ہوتے ہین تو انکی الف کو یے معروف سے بدل دیتے ہین
جیسے پہلی دوسرے دسوین بیسوین وغیرہ ان سب اسما کی جمع اور تصغیر نہین ہوتی ہے پس اقسام
اسم جامد کے پانچ ہین تمام ہوئین اقسام اسم جامد کی اب اسم مصدر کا بیان شروع کیا جاتا ہے
جاننا چاہیے کہ دوسری قسم اسم کی اسم مصدر ہے مصدر کے معنی جگہ نکلنے کی اور اصطلاح مین
مصدر اوسے کہتے ہین کہ جس سے سب صیغہ نکلین اور وہ کسی سے نہ نکلا ہو عربی مین مصدر
کی کوئی علامت خاص مقرر نہین ہے صرف وزان مقرر ہین اور اوزان بھی غیر محصور ہین
فارسی مین مصدر کی علامت تن اور دن اور ہندی مین لفظ نا آتا ہے جیسے آمدن آنا اور رفتن
جانا اور یہ بھی یاد رکھو کہ مصدر دو قسم کا ہوتا ہے ایک لازم دوسرا متعدی لازم وہ ہے
کہ اوسکا فعل فاعل پر تمام ہوجاوے مفعول کو نہ چاہے اور بغیر مفعول کے ملائے سننے والے کو
اوس سے پورا مطلب حاصل ہوجائے دوسری کسی چیز کا انتظار نہ رہے جیسے آمدن آنا فعل آنیکا صرف
آنیوالے پر تمام ہوجاتا ہے دوسرے کی ضرورت نہین ہوتی جیسے آمد زید آیا زید فعل آنیکا زید پر
تمام ہوا فاعل کام کرنے والے کو کہتے ہین اور مفعول جسپر فعل واقع ہو استعدی وہ ہے کہ فاعل پر
تمام نہو مفعول کو بھی چاہے جیسے زدن مارنا کہ فعل مارنے کا فاعل پر تمام نہین ہوتا اور صرف ذکر
فاعل سے مخاطب کو پورا فائدہ حاصل نہین ہوتا بلکہ مفعول کو بھی چاہتا ہے جیسے زد زید عمرو
را مارا زید نے عمرو کو فعل مارنے کا زید کے ہاتھ سے نکلکر عمرو پر واقع ہوا اور بعض مصادر فارسی

کے مشترک ہوتے ہین یعنے لازم اور متعدی دونون معنی مین آتے ہین جیسے آویختن لٹکنا لٹکانا اور
معنی مین ہے عربی مین لازمی مصدر کو متعدی بنانے کی کوئی ترکیب خاص نہین ہے صرف معنی کے
لحاظ سے لازم اور متعدی ہوتا ہے مگر فارسی مین مصدر لازمی کو متعدی بنانیکا یہ قاعدہ ہے کہ
جب مصدر کو متعدی بنایا چاہین اوسکے امر حاضر کے آخر الف نون فقط یا الف نون سے زاید کر کے
دن علامت مصدر لگا دین جیسے دویدن کا امر تھا دو جب متعدی کیا تو اوسکے آخر الف نون اور
دن علامت مصدر لگا دی دوانیدن ہوا اور اگر الف اور نون اور یے زائد کر دی تو دوانیدن
ہوا اسیطرح سوختن سے سوزانیدن اور خوردن سے خورانیدن اور انگیختن سے انگیزانیدن بنا
اور ہندی مین جب مصدر لازمی کو متعدی بنانا چاہتے ہین تو اوسکے امر کے آخر واو الف زیادہ
کر کے نا علامت مصدر کی لگا دیتے ہین اور کبھی فقط الف زیادہ کر کے نا علامت مصدر کی لاتے ہین
جیسے لٹکنا مصدر لازمی سے لٹکانا اور لٹکوانا اور پکڑنا مصدر سے پکڑوانا اور اوٹھنا مصدر سے
اوٹھوانا اور باندھنا مصدر سے بندھوانا وغیرہ اور یہ بھی یاد رکھو کہ جو مصدر لازمی ہوگا اوسکے تمام
افعال لازمی ہونگے اور جو مصدر متعدی ہوگا اوسکے تمام افعال متعدی ہونگی اور جاننا چاہیے
کہ سوا ان مصدرون کے ایک حاصل مصدر ہوتا ہے کہ وہ بھی معنی مصدر کے رکھتا ہے
مگر علامت مصدر کی اوسکے آخر مین ہوتی نہے اور اوسیکو مصدر جعلی بھی کہتے ہین اور اوسکے بنانیکا
بھی کوئی قاعدہ کلیہ نہین ہے اور نہ ہر مصدر سے حاصل مصدر بنا سکتے ہین بلکہ صرف جو الفاظ
اہل زبان کے محاورہ مین حاصل مصدر پائی گئے ہین وہی استعمال کرنا جائز ہین فارسی مین حاصل مصدر
کی علامت یہ ہے کہ آخر مین شن ہوتا ہے ما قبل مکسور جیسے آویزش خورش پوشش وغیرہ
اور کبھی الف رہے جیسے گفتار رفتار کردار وغیرہ اور کبھی اسم فاعل یا اسم مفعول کے آخر
یاے مصدری لگاتے ہین اور ہے کو جو اسم فاعل اور اسم مفعول کے آخر ہوتی ہے کاف
فارسی سے بدل دیتے ہین جیسے سوختہ اسم مفعول سے سوختگی بنا اسیطرح بستگی آراستگی
وغیرہ اور جیسے آیندہ اسم فاعل سے آیندگی اور روندہ سے روندگی بنا اور جیسے دانا اسم فاعل
سماعی سے دانائی مصدر ہوا علی ہذا القیاس بینا سے بینائی اور شنوا سے شنوائی ہوا
اور کبھی ماضی مطلق بھی حاصل مصدر کے معنی مین ہوتا ہے جیسے دوخت بمعنی سلائی

اور گفت بمعنی گفتار وغیرہ اور اسیطرح ہندی مین بھی حاصل مصدر ہوتا ہی جیسے اوائی چال بیٹھک
وغیرہ مگر ہندی مین حاصل مصدر بنانیکا کوئی قاعدہ مقرر نہین ہے محاورہ پر منحصر ہے تیسری قسم
اسم کی اسم مشتق ہے اسم مشتق اوسے کہتے ہین کہ دوسرے کلمہ سے بنایا جاوے وہ بھی تین قسم کا
ہوتا ہی ایک اسم فاعل کہ کام کرنیوالیکو بتاوے جیسے آیندہ آنے والا اور روندہ جانے والا عربی مین
اسم فاعل کیواسطے وزن فاعل مقرر ہے جو لفظ اس وزن پر آوے جاننا چاہیئے کہ اسم فاعل ہے
جیسے ضارب بروزن فاعل بمعنی مارنے والا اور قاتل قتل کرنیوالا اور فعیل کا وزن بھی فاعل کے
معنی مین آتا ہے جیسے کریم کرم کرنیوالا رحیم رحم کرنیوالا اور اسی کو صفت مشبہ بھی کہتے ہین اور
کبھی یہ وزن فعیل کا مفعول کے معنی مین بھی آتا ہی جیسے قتیل قتل کیا ہوا فارسی مین اسم فاعل
دو قسم کا ہوتا ہے ایک اسم فاعل قیاسی دوسرا اسم فاعل سماعی اسم فاعل قیاسی بنانے کی
ترکیب یہ ہی کہ مضارع کے آخر سے دال دور کر کے لفظ ندہ زیادہ کردین جیسے رفتن کا مضارع تھا
رود جب اسم فاعل بنانا چاہا تو دال کو دور کر کے لفظ ندہ زیادہ کیا روندہ ہوا اسیطرح خورندہ
پوشندہ وغیرہ اور اسم فاعل سماعی وہ ہے کہ امر کو اول ایک اسم ملا دین تو اوس سے معنی
اسم فاعل کے پیدا ہوتے ہین جیسے شورانگیز شور اوٹھانیوالا شور اسم جامد اور انگیز امر انگیختن کا جب دونون کو
ملایا تو معنی فاعل کے پیدا ہوئے اور کبھی امر اور اسم ملکر معنی مفعول کے بھی پیدا ہوتے ہین جیسے
دست پرور ہاتھ کا پلا ہوا اور لفظ گار کبھی آخر امر کے یا ماضی کے لگا دینے سے معنی اسم فاعل کے
ہو جاتی ہین جیسے آفریدگار پیدا کرنیوالا آمرزگار بخشنے والا اور کبھی اسم فاعل کیواسطے امر کے آخر الف
اور نون بھی آتا ہی جیسے افتان گرنیوالا خیزان اوٹھنے والا مگر یہ صیغہ فاعل کا اکثر بیان حالت
کے واسطے آتا ہی جیسے افتان خیزان میرفت گرتا پڑتا جاتا تھا اور اسی کو اسم حالیہ بھی کہتے ہین
اور کبھی اسم جامد کے آخر لفظ بان لگانے سے بھی معنی فاعل کے پائے جاتے ہین جیسے مہربان محبت
کرنیوالا اور شتربان اونٹ والا فیلبان ہاتھی والا اور کبھی لفظ گین لگانے سے بھی معنی فاعل کے
پیدا ہوتی ہین جیسے اندوہگین غمگین وغیرہ ان سب کا بیان بحث حروف مین آویگا اور فارسی مین
اسم فاعل کی جمع کیواسطے آخر کی ہے کو کاف فارسی سے بدل کر الف نون جمع کا زیادہ کرتی ہین
جیسے روندگان آیندگان وغیرہ اور ہندی مین اسم فاعل بنانے کے واسطے ترکیب یہ ہی کہ مصدر

کے آخر کے الف کو یای مجہول سے بدلکر لفظ والا آخر کو لگا دیوین جیسے کرنیوالا آنیوالا جانیوالا وغیرہ
اور اوسکی جمع کیواسطے لفظ والا کی الف کو یای مجہول سے بدل دیتے ہین جیسے آنیوالے جانیوالے وغیرہ
دوسرا اسم مفعول وہ وہ اسم ہی کہ اوس ذات پر بولا جاوی جسپر فعل واقع ہوا عربی مین اوسکو واسطے
وزن مفعول کا مقرر ہے جیسے مضروب مارا ہوا المقتول قتل کیا ہوا اور فارسی مین اسطرح بناتے ہین
کہ ماضی مطلق کے آخر ایک ہی زائد کرتے ہین جیسے آویختہ لٹکایا ہوا گریختہ بھاگا ہوا اور اوسکی جمع
کیواسطے آخر کی ہے کو کاف فارسی سی بدلکر الف نون جمع کا زیادہ کرتے ہین جیسے گریختگان
آویختگان وغیرہ اور ہندی مین اسم مفعول بنانے کیواسطے ماضی مطلق کے آخر لفظ ہوا
لگاتے ہین جیسے پالا ہوا لکھا ہوا بھاگا ہوا وغیرہ اور جمع کیواسطے حرف آخر کے دونون
الفون کو یای مجہول سے بدل دیتے ہین جیسے پالی ہوئے لکھی ہوئے بھاگی ہوئے اور یاد رکھو
کہ مصدر لازمی کا مفعول نہین بنایا جاتا ہے جس طرح مجہول نہین ہوتا ہی اوسیطرح مفعول بھی
نہین ہوتا ہے تیسرا اسم تفضیل وہ ہی کہ فاعل کے فعل کی زیادتی کو ظاہر کرتا ہی عربی مین
اوسکی واسطے وزن افعل کا مقرر ہے جیسے افضل بزرگ زیادہ احقر بہت حقیر اسود بہت کالا اور
فارسی مین اسم فاعل کے بعد یا اور کسی دوسرے اسم کی بعد جسمین معنی صفت کی پائے جاتی ہین
لفظ تر لگانے سے اسم تفضیل ہوجاتا ہی جیسے روندہ تر خوبتر بہتر وغیرہ اور ہندی مین اسم فاعل
کی اول لفظ زیادہ یا لفظ بہت لگانے سے اسم تفضیل ہوجاتا ہے جیسے زیادہ چلنے والا بہت
مارنے والا وغیرہ تمام ہوئین قسمین اسم مشتق کی

اب بیان فعل کا شروع کیا جاتا ہی

جاننا چاہیے کہ سب افعال فارسی اور ہندی مین مصدر سی بنتے ہین بیان مصدر کا تقسیم اسما
مین ہوچکا ہی یہان بنانا فعلون کا مذکور ہوتا ہی یاد رکھو کہ فعل کی چھہ قسمین ہین ماضی مضارع
حال مستقبل امر نہی چونکہ فعل مین زمانہ کا ہونا ضروری ہے اسواسطے تقسیم افعال کی باعتبار
زمانہ کے کی گئی ہے اور زمانہ تین ہین ایک گذرا ہوا دوسرا موجود تیسرا آگے آنیوالا گذری ہوئے
زمانہ کو ماضی کہتے ہین اگر فعل مین زمانہ گذشتہ بلا قید نزدیک و دور کی ہو تو اوسے ماضی مطلق کہتی ہین
اگر کوئی قید ہو تو ماضی قریب وغیرہ پس ماضی کی بھی چھہ قسمین ہین ماضی مطلق ماضی قریب ماضی بعید

ماضی ناتمام ماضی احتمالی ماضی تمنائی اب بنانا ہر ایک کا بیان کیا جاتا ہی فارسی مین ماضی مطلق بنانے
کی ترکیب یہ ہی کہ مصدر کے آخر سے نون دور کر دیا جاوے جیسے رفتن سے رفت اور آمدن سے
آمد اور ہندی مین مصدر کے آخر سے لفظ نا کو دور کر دو اگر بعد دور کرنی نا کے واو یا الف باقی رہے
تو لفظ یا زیادہ کرو جیسے دھونا مصدر سے دھویا ماضی مطلق بنا اور کھانا مصدر سے کھایا ماضی مطلق
بنا اور اگر واو یا الف باقی نرہے بلکہ کوئی اور حرف ہو تو فقط الف زیادہ کرو جیسے پالنا مصدر
سے پالا ماضی مطلق اور سننا مصدر سے سنا ماضی مطلق بنا یہی قاعدہ کلیہ ہی مگر جانا مصدر سے گیا
ماضی مطلق اور ہونا مصدر سے ہوا ماضی مطلق خلاف قاعدہ ہی اسے شاذ و نادر کہتے ہین اسکا اعتبار
نہین لیس ماضی مطلق سے اور سب افعال بنتے ہین فارسی مین ماضی مطلق کے آخر ہی اور لفظ است
لگانی سے ماضی قریب ہوجاتا ہے جیسے رفت سے رفتہ است اور خورد سے خوردہ است اور کبھی است
ہے کو نہین لانے ہین کہتے ہین رفتست خوردست اور ہندی مین لفظ ہے بفتح ہا ماضی مطلق کے بعد
زیادہ کرنی سے ماضی قریب ہوجاتا ہے جیسے دھویا ماضی مطلق سے دھویا ہے ماضی قریب بنا فارسی
مین لفظ است اور ہندی مین لفظ ہی علامت ماضی قریب کی ہے ماضی قریب اوسے کہتے ہین
جسمین زمانہ گذرا ہوا نزدیک ہو اسیطرح ماضی بعید بنانے کیواسطے فارسی مین ماضی مطلق کے
آخر ہی اور لفظ بود زیادہ کرتے ہین جیسے رفتہ بود خوردہ بود اور ہندی مین ماضی مطلق کے بعد
لفظ تھا لگانی سے ماضی بعید بنجاتا ہی جیسے کھایا تھا دھویا تھا فارسی مین لفظ بود اور ہندی مین
لفظ تھا علامت ماضی بعید کی ہے ماضی بعید اوسی کہتے ہین جسمین زمانہ گذرا ہوا دور ہو ماضی ناتمام
اوسے کہتے ہین جسمین فعل کی ہمیشگی زمانہ گذرے ہوی مین بیان کیجاوے اور اوسی کو ماضی
استمراری بھی کہتے ہین استمرار کے معنی ہمیشہ کے ہین اوسکی بنانے کی ترکیب یہ ہی کہ فارسی مین
ماضی مطلق کے اول لفظ می یا لفظ ہمی لگادو جیسے میرفت میخورد ہمی رفت ہمی خورد اور ہندی
مین ماضی مطلق کی آخر سی الف یا لفظ یا جو زیادہ کیا تھا اوسے دور کر کے لفظ اتھا لگادو جیسے دھوتا تھا کھاتا تھا
لکھتا تھا پڑھتا تھا وغیرہ فارسی مین ماضی ناتمام کی علامت می اور ہمی اور ہندی مین لفظ تا تھا ہی ماضی احتمالی اوسی
کہتی ہین جسمین فعل کا شک بیان کیا جاوی اسکی بنانے کی ترکیب یہ ہی کہ فارسی مین ماضی مطلق کے آخر ہی لگاکر
لفظ باشد زیادہ کرین جیسے رفتہ باشد خوردہ باشد اور ہندی مین ماضی مطلق کے آخر لفظ ہوگا بڑھاوین جیسے کھایا ہوگا

دہوتا ہوگا لکھا ہوگا اور کبھی ماضی کو ماضی شکیہ بھی کہتی ہین ماضی تمنائی اوسی کہتی ہین جسمین فعل کی آرزو کا بیان ہو تمنا کی
معنی آرزو کے ہین اوسکے بنانی کی ترکیب یہ ہی کہ فارسی مین ماضی مطلق کے آخر یای مجہول زیادہ کردیں جیسے
رفتی خوردی کردی وغیرہ اور ہندی مین ماضی استمراری کے آخر سے لفظ تھا دور کردو تو ماضی تمنی
ہوجاتا ہے جیسے آتا سوتا لکھتا پڑھتا فارسی مین ماضی تمنائی کی علامت یاے مجہول اور ہندی
مین لفظ تا ہے تمام ہوئین اقسام ماضی کی فعل مستقبل اوسے کہتے ہین جسمین زمانہ آیندہ یعنی
آگے آنیوالا پایا جاوسے اوسکے بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ ماضی مطلق کے اول لفظ خواہد زیادہ
کردو جیسے خواہد رفت خواہد خورد اور ہندی مین ماضی مطلق کے آخر کا الف یاے مجہول سے
بدلکر لفظ گا بگانا فارسی لگادو جیسے کھائیگا لکھیگا پڑھیگا وغیرہ فارسی مین مستقبل کی علامت
لفظ خواہد اور ہندی مین لفظ گا ہے مضارع اوسے کہتے ہین جسمین زمانہ موجودہ اور آیندہ دونون
پائے جاوین مضارع کے معنی شریک کے ہین وہ بھی ماضی مطلق سے بنتا ہے فارسی مین مضارع
بنانے کا کوئی قاعدہ کلیہ نہین مگر علامت مضارع کی یہ ہے کہ آخر اوسکے دال ساکن اور ماقبل
مفتوح ہوتی ہے اگرچہ اکثر ماضی مطلق کے آخر بھی دال آتی ہے مگر ماقبل اوسکا مفتوح کمتر ہوتا ہی
مثال مضارع کی خورد پوشد وغیرہ اور ہندی مین مضارع بنانے کی ترکیب یہ ہی کہ ماضی مطلق کے
آخر کا الف یای مجہول سے بدل دو بشرطیکہ ماقبل اوسکے نہو جیسے بیٹھا ماضی مطلق سے
بیٹھے مضارع بنا اسیطرح اوٹھے جاگے وغیرہ اور اگر ماقبل اوسکے ے ہو تو اوسکو واو سے بدل دو
یا ہمزہ سے جیسے کھایا ماضی مطلق سے کھاوسے مضارع بنا اور کھائی ہمزہ کے ساتھ بھی بولنا درست
ہی اسیطرح آیا سے آوی اور لایا سے لاوسے حال وہ فعل ہے کہ خاص زمانہ موجود پر بولا جاوے
فارسی مین حال بنانے کی ترکیب یہ ہی کہ مضارع کے اول مین لفظ می یا لفظ ہمی زیادہ کردو جیسے
کند سے میکند اور خورد سے میخورد اور آید سے می آید اور ہندی مین حال بنانے کی ترکیب یہ ہے
کہ ماضی مطلق کے آخر کا الف یا لفظ یا دور کرکے لفظ تا ہی لگادو جیسے آیا سے آتا ہی اور کھایا سے کھاتا ہی
فارسی مین مضارع کے اول لفظ می اور ہندی مین آخر کلمہ کے لفظ تا ہی علامت حال کی ہی امر وہ فعل
ہی کہ جسمین کام کا حکم پایا جاوسے فارسی مین امر بنانے کی ترکیب یہ ہی کہ مضارع کے آخر کا حرف دور کردو
جیسے خورد سے خور اور کوشد سے کوش اور پوشد سے پوش بنا اور ہندی مین بھی علامت مضارع دور

کرنے سے امر بنجاتا ہی جیسے کھاوے مضارع سے کھا امر بنا اور جاننا چاہیے کہ فارسی مین امر کے
اول اکثر باے موحدہ زائد لاتے ہین قاعدہ اوسکا یہ ہی کہ اگر پہلا حرف مضموم ہو تو اوس بے کو
بھی مضموم پڑھتے ہین جیسے خور بخور نوش بنوش اور اگر پہلا حرف مضموم نہو مفتوح یا مکسور ہو تو
دونون صورتون مین اوس بے کو مکسور پڑھو جیسے رو برو ریز بریز اور اسیطرح فارسی مین
ماضی مطلق کے اول بھی بے زائد لاتے ہین اوسکا بھی یہی قاعدہ ہی جیسے گفت بگفت ریخت
بریخت رفت برفت نہی وہ فعل ہے کہ جسمین کام کرنے کا حکم ہو فارسی مین نہی بنانے کی ترکیب
یہ ہی کہ امر کے اول مین میم لگا دو جیسے خور سے مخور اور رو سے مرو اور ہندی مین امر کے اول
لفظ مت یا نون فقط لگا دو جیسے کر سے مت کر اور کھا سے مت کھا یا نکر اور نہ کھا بنا تمام ہوئی
ترکیب بنانے افعال کی اب جاننا چاہیے کہ ہر ایک فعل کے باعتبار فاعل کے چھہ صیغہ ہوتے ہین
یعنی فاعل اوس فعل کا یا نظر سے غائب ہوگا اوسے غائب کہتے ہین یا نظر کے روبرو ہوگا
اوسے حاضر بولینگے یا خود بات کرنیوالا ہوگا اوسے متکلم کہتے ہین پس اگر ایک شخص ہی تو واحد غائب
کا صیغہ ہوگا یا واحد حاضر کا یا واحد متکلم کا اور اگر بہت سے شخص فاعل ہین تو جمع غائب کا صیغہ
ہوگا یا جمع حاضر کا یا جمع متکلم کا چونکہ فارسی مین مذکر اور مونث یکسان ہے دونون کے واسطے
ایک ہی صیغہ بولا جاتا ہی اسواسطے فارسی مین صرف چھہ صیغہ مقرر ہوئے پہلا صیغہ واحد غائب
کا علامت واحد غائب کی لفظ مین ظاہر نہین ہوتی صرف صیغہ کا علامتون سے خالی ہونا ہی
علامت واحد غائب کی ہے دوسرا صیغہ جمع غائب کا علامت جمع غائب کی ند ہی تیسرا صیغہ واحد حاضر
کا علامت واحد حاضر کی یاے معروف ہی چوتھا صیغہ جمع حاضر کا علامت جمع حاضر کی ید ہی پانچوان
صیغہ واحد متکلم کا علامت واحد متکلم کی میم ہے چھٹا صیغہ جمع متکلم کا علامت جمع متکلم کی یم ہے اور
اسکو متکلم مع الغیر بھی کہتے ہین اور ہندی مین مذکر اور مونث کا صیغہ یکسان نہین ہوتا بلکہ جدا
جدا ہوتا ہی اسواسطے ہندی مین بارہ صیغہ مقرر ہوئے پہلا صیغہ واحد مذکر غائب کا علامت اوسکی
ماضی مین الف آخر کلمہ کا ہے دوسرا صیغہ واحد مونث غائب کا علامت اوسکی یاے معروف
ہی تیسرا صیغہ جمع مذکر غائب کا علامت اوسکی یاے مجہول ہے چوتھا صیغہ جمع مونث غائب
کا علامت اوسکی یے اور نون پانچوان صیغہ واحد مذکر حاضر کا علامت اوسکی الف اور لفظ تو چھٹا

صیغہ واحد مؤنث حاضر کا علامت اوسکی یاے معروف اور لفظ تو ساتوان صیغہ جمع مذکر
حاضر کا علامت اوسکی یاے مجہول اور لفظ تم آٹھوان صیغہ جمع مؤنث حاضر کا علامت
اوسکی یے اور نون اور لفظ تم نوان صیغہ واحد مذکر متکلم کا علامت اوسکی الف اور لفظ مین
دسوان صیغہ واحد مؤنث متکلم کا علامت اوسکی یاے معروف اور لفظ مین گیارھوان
صیغہ جمع مذکر متکلم کا علامت اوسکی یاے مجہول اور لفظ ہم بارھوان صیغہ جمع مؤنث متکلم
کا علامت اوسکی یے نون اور لفظ ہم اب گردانین افعال کی بیان کیجاتی ہین جاننا چاہیے
کہ ہر ایک فعل اگر اوسکا فاعل معلوم ہو اور مذکور ہو تو اوسکو معروف کہتے ہین اور اگر فاعل
معلوم نہو تو مجہول فارسی مین چہ فعل ماضی اور فعل مستقبل مین مجہول کیواسطے لفظ شد
آخر صیغہ معروف کے زیادہ کرتے ہین اور حال اور مضارع مین لفظ شود اور امر اور نہی مین لفظ
شو جیسا مجہول بنانے کی ہے اور ہندی مین ماضی مطلق اور ماضی قریب اور ماضی بعید
اور ماضی احتمالی مین مجہول کے واسطے لفظ گیا بعد صیغہ معروف کو لگاتے ہین اور ماضی استمراری
اور ماضی تمنائی مین لفظ جاتا اور مضارع مین لفظ جاوے اور حال مین لفظ جاتا ہے اور مستقبل
مین لفظ جاویگا اور امر اور نہی مین لفظ جا زیادہ کرتے ہین اور ان افعال مین اگر فعل کا
اقرار ہو تو مثبت اور اثبات بولین گے اور اگر فعل کا انکار ہو تو منفی اور نفی کہین گے
اور نفی کے واسطے فارسی مین مثبت کے اوپر ایک نون مفتوح زیادہ کردیتے ہین اور
ہندی مین نہی نون بڑھایا جاتا ہے سوای امر اور نہی کے کیونکہ امر کی گردان نفی کی نہین
آتی اور نہی علی ہذا القیاس نہی مین اثبات کی گردان نہین آتی ہے اور فارسی مین ماضی تمنائی
کی گردان مین صرف تین صیغہ ہوتے ہین واحد غائب کا جمع غائب کا واحد متکلم کا اور دو حاضر
اور جمع حاضر اور جمع متکلم کا صیغہ نہین آتا کسواسطے کہ ماضی تمنائی کی علامت یاے مجہول ہے
اور ان تینون صیغون کی علامت مین بھی یاے مجہول ہے پس دو یاے مجہولون کا ایکجگہ
جمع ہونا ثقیل ہے اسواسطے یہ تین صیغہ نہین آتی پس اس تقریر سے ثابت ہوا کہ
سب فعلون کی گردانین چار چار ہوتی ہین اثبات معروف نفی معروف اثبات مجہول
نفی مجہول اب گردانین فعلون کی ان جدولون سے دریافت کرو

جدول گردانهای افعال فارسی

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
اثبات ماضی مطلق معروف	آورد	آوردند	آوردی	آوردید	آوردم	آوردیم
نفی ماضی مطلق معروف	نیاورد	نیاوردند	نیاوردی	نیاوردید	نیاوردم	نیاوردیم
اثبات ماضی مطلق مجهول	آورده شد	آورده شدند	آورده شدی	آورده شدید	آورده شدم	آورده شدیم
نفی ماضی مطلق مجهول	نیاورده شد	نیاورده شدند	نیاورده شدی	نیاورده شدید	نیاورده شدم	نیاورده شدیم
اثبات ماضی قریب معروف	آورده است	آورده اند	آوردهٔ	آورده اید	آورده ام	آورده ایم
نفی ماضی قریب معروف	نیاورده است	نیاورده اند	نیاوردهٔ	نیاورده اید	نیاورده ام	نیاورده ایم
اثبات ماضی قریب مجهول	آورده شده است	آورده شده اند	آورده شدهٔ	آورده شده اید	آورده شده ام	آورده شده ایم
نفی ماضی قریب مجهول	نیاورده شده است	نیاورده شده اند	نیاورده شدهٔ	نیاورده شده اید	نیاورده شده ام	نیاورده شده ایم
اثبات ماضی بعید معروف	آورده بود	آورده بودند	آورده بودی	آورده بودید	آورده بودم	آورده بودیم
نفی ماضی بعید معروف	نیاورده بود	نیاورده بودند	نیاورده بودی	نیاورده بودید	نیاورده بودم	نیاورده بودیم
اثبات ماضی بعید مجهول	آورده شده بود	آورده شده بودند	آورده شده بودی	آورده شده بودید	آورده شده بودم	آورده شده بودیم
نفی ماضی بعید مجهول	نیاورده شده بود	نیاورده شده بودند	نیاورده شده بود	نیاورده شده بودید	نیاورده شده بودم	نیاورده شده بودیم
اثبات ماضی استمراری معروف	می آورد	می آوردند	می آوردی	می آوردید	می آوردم	می آوردیم
نفی ماضی استمراری معروف	نمی آورد	نمی آو[illegible]	نمی آوردی	نمی آوردید	نمی آوردم	نمی آوردیم

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
اثبات ماضی استمراری مجہول	آوردہ می شد	آوردہ می شدند	آوردہ می شدی	آوردہ می شدید	آوردہ می شدم	آوردہ می شدیم
نفی ماضی استمراری مجہول	آوردہ نمی شد	آوردہ نمی شدند	آوردہ نمی شدی	آوردہ نمی شدید	آوردہ نمی شدم	آوردہ نمی شدیم
اثبات ماضی احتمالی معروف	آوردہ باشد	آوردہ باشند	آوردہ باشی	آوردہ باشید	آوردہ باشم	آوردہ باشیم
نفی ماضی احتمالی معروف	نیاوردہ باشد	نیاوردہ باشند	نیاوردہ باشی	نیاوردہ باشید	نیاوردہ باشم	نیاوردہ باشیم
اثبات ماضی احتمالی مجہول	آوردہ شدہ باشد	آوردہ شدہ باشند	آوردہ شدہ باشی	آوردہ شدہ باشید	آوردہ شدہ باشم	آوردہ شدہ باشیم
نفی ماضی احتمالی مجہول	نیاوردہ شدہ باشد	نیاوردہ شدہ باشند	نیاوردہ شدہ باشی	نیاوردہ شدہ باشید	نیاوردہ شدہ باشم	نیاوردہ شدہ باشیم
اثبات ماضی تمنائی معروف	آوردی	آوردندی			آوردمی	
نفی ماضی تمنائی معروف	نیاوردی	نیاوردندی			نیاوردمے	
اثبات ماضی تمنائی مجہول	آوردہ شدی	آوردہ شدندی			آوردہ شدمی	
نفی ماضی تمنائی مجہول	نیاوردہ شدی	نیاوردہ شدندے			نیاوردہ شدمے	
اثبات مستقبل معروف	خواہد آورد	خواہند آورد	خواہی آورد	خواہید آورد	خواہم آورد	خواہیم آورد
نفی مستقبل معروف	نخواہد آورد	نخواہند آورد	نخواہی آورد	نخواہید آورد	نخواہم آورد	نخواہیم آورد
اثبات مستقبل مجہول	آوردہ خواہد شد	آوردہ خواہند شد	آوردہ خواہی شد	آوردہ خواہید شد	آوردہ خواہم شد	آوردہ خواہیم شد
نفی مستقبل مجہول	آوردہ نخواہد شد	آوردہ نخواہند شد	آوردہ نخواہی شد	آوردہ نخواہید شد	آوردہ نخواہم شد	آوردہ نخواہیم شد
اثبات فعل مضارع معروف	بیارد	بیارند	بیاری	بیارید	بیارم	بیاریم

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
نفی مضارع معروف	نیارد	نیارند	نیاری	نیارید	نیارم	نیاریم
اثبات مضارع مجہول	آوردہ شود	آوردہ شوند	آوردہ شوی	آوردہ شوید	آوردہ شوم	آوردہ شویم
نفی مضارع مجہول	نیاوردہ شود	نیاوردہ شوند	نیاوردہ شوی	نیاوردہ شوید	نیاوردہ شوم	نیاوردہ شویم
اثبات حال معروف	مے آرد	مے آرند	مے آری	مے آرید	مے آرم	مے آریم
نفی حال معروف	نمے آرد	نمے آرند	نمے آری	نمے آرید	نمے آرم	نمے آریم
اثبات حال مجہول	آوردہ می شود	آوردہ می شوند	آوردہ می شوی	آوردہ می شوید	آوردہ می شوم	آوردہ می شویم
نفی حال مجہول	نمی آوردہ شود	نمی آوردہ شوند	نمی آوردہ شوی	نمی آوردہ شوید	نمی آوردہ شوم	نمی آوردہ شویم

چونکہ امر اور نہی گردانون مین اصل دو ہی صیغہ ہوتے ہین واحد حاضر کا اور جمع حاضر کا اور باقی چار صیغہ بنائے ہوئے ہین مطابق گردان مضارع کے اور کم استعمال کئے جاتے ہین اسواسطے اس جدول مین حاضر کے صیغون کو مقدم کیا ۔

نام گردان	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد غائب	جمع غائب	واحد متکلم	جمع متکلم
امر معروف	بیار	بیارید	باید کہ بیارد	باید کہ بیارند	باید کہ بیارم	باید کہ بیاریم
امر مجہول	آوردہ شو	آوردہ شوید	باید کہ آوردہ شود	باید کہ آوردہ شوند	باید کہ آوردہ شوم	باید کہ آوردہ شویم
نہی معروف	میار	میارید	باید کہ نیارد	باید کہ نیارند	باید کہ نیارم	باید کہ نیاریم
نہی مجہول	آوردہ مشو	آوردہ مشوید	باید کہ نیاوردہ شود	باید کہ نیاوردہ شوند	باید کہ نیاوردہ شوم	باید کہ نیاوردہ شویم

تمام ہوئین گردانین افعال فارسی کی اب گردانین افعال ہندی کی بیان کیجاتی ہین چونکہ فارسی کے افعال کی گردانون مین صرف چھہ صیغہ تھے بسبب یکسان ہونے مذکر اور مؤنث کے اور ہندی فعلون کی گردانون مین بارہ صیغہ ہوتے ہین بسبب جدا ہونے مذکر اور مؤنث کے اسواسطے گردانین افعال ہندی کی گردانون افعال فارسی سے علیحدہ بیان کی گئیں +

جدول گردانہاے افعال ہندی

نام گردان	واحد مذکر غائب	واحد مؤنث غائب	جمع مذکر غائب	جمع مؤنث غائب	واحد مذکر حاضر	واحد مؤنث حاضر	جمع مذکر حاضر	جمع مؤنث حاضر	واحد مذکر متکلم	واحد مؤنث متکلم	جمع مذکر متکلم	جمع مؤنث متکلم
اثبات ماضی مطلق معروف	لایا	لائی	لائے	لائین	لایا تو	لائی تو	لائے تم	لائین تم	لایا مین	لائی مین	لائے ہم	لائین ہم
نفی ماضی مطلق معروف	نہین لایا	نہین لائی	نہین لائے	نہین لائین	نہین لایا تو	نہین لائی تو	نہین لائے تم	نہین لائین تم	نہین لایا مین	نہین لائی مین	نہین لائے ہم	نہین لائین ہم
اثبات ماضی مطلق مجہول	لایا گیا	لائی گئی	لائے گئے	لائی گئین	لایا گیا تو	لائی گئی تو	لائے گئے تم	لائی گئین تم	لایا گیا مین	لائی گئی مین	لائے گئے ہم	لائی گئین ہم
نفی ماضی مطلق مجہول	نہین لایا گیا	نہین لائی گئی	نہین لائے گئے	نہین لائی گئین	نہین لایا گیا تو	نہین لائی گئی تو	نہین لائے گئے تم	نہین لائی گئین تم	نہین لایا گیا مین	نہین لائی گئی مین	نہین لائے گئے ہم	نہین لائی گئین ہم
اثبات ماضی قریب معروف	لایا ہے	لائی ہے	لائے ہین	لائی ہین	لایا ہے تو	لائی ہے تو	لائے ہو تم	لائی ہو تم	لایا ہون مین	لائی ہون مین	لائے ہین ہم	لائی ہین ہم
نفی ماضی قریب معروف	نہین لایا ہے	نہین لائی ہے	نہین لائے ہین	نہین لائی ہین	نہین لایا ہے تو	نہین لائی ہے تو	نہین لائے ہو تم	نہین لائی ہو تم	نہین لایا ہون مین	نہین لائی ہون مین	نہین لائے ہین ہم	نہین لائی ہین ہم
اثبات ماضی قریب مجہول	لایا گیا ہے	لائی گئی ہے	لائے گئے ہین	لائی گئی ہین	لایا گیا ہے تو	لائی گئی ہے تو	لائے گئے ہو تم	لائی گئی ہو تم	لایا گیا ہون مین	لائی گئی ہون مین	لائے گئے ہین ہم	لائی گئی ہین ہم

نام گردان	واحد مذکر غائب	واحد مونث غائب	جمع مذکر غائب	جمع مونث غائب	واحد مذکر حاضر	واحد مونث حاضر	جمع مذکر حاضر	جمع مونث حاضر	واحد مذکر متکلم	واحد مونث متکلم	جمع مذکر متکلم	جمع مونث متکلم
نفی ماضی قریب مجہول	نہیں لایا گیا ہے	نہیں لائی گئی ہے	نہیں لائے گئے ہیں	نہیں لائی گئی ہیں	نہیں لایا گیا ہے تو	نہیں لائی گئی ہے تو	نہیں لائے گئے ہو تم	نہیں لائی گئی ہو تم	نہیں لایا گیا ہوں میں	نہیں لائی گئی ہوں میں	نہیں لائے گئے ہیں ہم	نہیں لائی گئی ہیں ہم
اثبات ماضی بعید معروف	لایا تھا	لائی تھی	لائے تھے	لائی تھیں	لایا تھا تو	لائی تھی تو	لائے تھے تم	لائی تھیں تم	لایا تھا میں	لائی تھی میں	لائے تھے ہم	لائی تھیں ہم
نفی ماضی بعید معروف	نہیں لایا تھا	نہیں لائی تھی	نہیں لائے تھے	نہیں لائی تھیں	نہیں لایا تھا تو	نہیں لائی تھی تو	نہیں لائے تھے تم	نہیں لائی تھیں تم	نہیں لایا تھا میں	نہیں لائی تھی میں	نہیں لائے تھے ہم	نہیں لائی تھیں ہم
اثبات ماضی بعید مجہول	لایا گیا تھا	لائی گئی تھی	لائے گئے تھے	لائی گئی تھی	لایا گیا تھا تو	لائی گئی تھی تو	لائے گئے تھے تم	لائی گئی تھیں تم	لایا گیا تھا میں	لائی گئی تھی میں	لائے گئے تھے ہم	لائی گئی تھیں ہم
نفی ماضی بعید مجہول	نہیں لایا گیا تھا	نہیں لائی گئی تھی	نہیں لائے گئے تھے	نہیں لائی گئی تھیں	نہیں لایا گیا تھا تو	نہیں لائی گئی تھی تو	نہیں لائے گئے تھے تم	نہیں لائی گئی تھیں تم	نہیں لایا گیا تھا میں	نہیں لائی گئی تھی میں	نہیں لائے گئے تھے ہم	نہیں لائی گئی تھیں ہم
اثبات ماضی استمراری معروف	لاتا تھا	لاتی تھی	لاتے تھے	لاتی تھیں	لاتا تھا تو	لاتی تھی تو	لاتے تھے تم	لاتی تھیں تم	لاتا تھا میں	لاتی تھی میں	لاتے تھے ہم	لاتی تھیں ہم
نفی ماضی استمراری معروف	نہیں لاتا تھا	نہیں لاتی تھی	نہیں لاتے تھے	نہیں لاتی تھیں	نہیں لاتا تھا تو	نہیں لاتی تھی تو	نہیں لاتے تھے تم	نہیں لاتی تھیں تم	نہیں لاتا تھا میں	نہیں لاتی تھی میں	نہیں لاتے تھے ہم	نہیں لاتی تھیں ہم

نام گردان	واحد مذکر غائب	واحد مؤنث غائب	جمع مذکر غائب	جمع مؤنث غائب	واحد مذکر حاضر	واحد مؤنث حاضر	جمع مذکر حاضر	جمع مؤنث حاضر	واحد مذکر متکلم	واحد مؤنث متکلم	جمع مذکر متکلم	جمع مؤنث متکلم
اثبات ماضی استمراری مجہول	لایا جاتا تھا	لائی جاتی تھی	لائے جاتے تھے	لائی جاتی تھیں	لایا جاتا تھا تو	لائی جاتی تھی تو	لائے جاتے تھے تم	لائی جاتی تھیں تم	لایا جاتا تھا میں	لائی جاتی تھی میں	لائے جاتے تھے ہم	لائی جاتی تھیں ہم
نفی ماضی استمراری مجہول	نہیں لایا جاتا تھا	نہیں لائی جاتی تھی	نہیں لائے جاتے تھے	نہیں لائی جاتی تھیں	نہیں لایا جاتا تھا تو	نہیں لائی جاتی تھی تو	نہیں لائے جاتے تھے تم	نہیں لائی جاتی تھیں تم	نہیں لایا جاتا تھا میں	نہیں لائی جاتی تھی میں	نہیں لائے جاتے تھے ہم	نہیں لائی جاتی تھیں ہم
اثبات ماضی احتمالی معروف	لایا ہوگا	لائی ہوگی	لائے ہونگے	لائی ہونگی	لایا ہوگا تو	لائی ہوگی تو	لائے ہوگے تم	لائی ہوگی تم	لایا ہونگا میں	لائی ہونگی میں	لائے ہونگے ہم	لائی ہونگی ہم
نفی ماضی احتمالی معروف	نہیں لایا ہوگا	نہیں لائی ہوگی	نہیں لائے ہونگے	نہیں لائی ہونگی	نہیں لایا ہوگا تو	نہیں لائی ہوگی تو	نہیں لائے ہوگے تم	نہیں لائی ہوگی تم	نہیں لایا ہونگا میں	نہیں لائی ہونگی میں	نہیں لائے ہونگے ہم	نہیں لائی ہونگی ہم
اثبات ماضی احتمالی مجہول	لایا گیا ہوگا	لائی گئی ہوگی	لائے گئے ہونگے	لائی گئی ہونگی	لایا گیا ہوگا تو	لائی گئی ہوگی تو	لائے گئے ہوگے تم	لائی گئی ہوگی تم	لایا گیا ہونگا میں	لائی گئی ہونگی میں	لائے گئے ہونگے ہم	لائی گئی ہونگی ہم
نفی ماضی احتمالی مجہول	نہ لایا گیا ہوگا	نہ لائی گئی ہوگی	نہ لائے گئے ہونگے	نہ لائی گئی ہونگی	نہ لایا گیا ہوگا تو	نہ لائی گئی ہوگی تو	نہ لائے گئے ہوگے تم	نہ لائی گئی ہوگی تم	نہ لایا گیا ہونگا میں	نہ لائی گئی ہونگی میں	نہ لائے گئے ہونگے ہم	نہ لائی گئی ہونگی ہم
اثبات ماضی تمنائی معروف	لاتا	لاتی	لاتے	لاتیں	لاتا تو	لاتی تو	لاتے تم	لاتیں تم	لاتا میں	لاتی میں	لاتے ہم	لاتیں ہم

نام گردان	واحد مذکر غائب	واحد مونث غائب	جمع مذکر غائب	جمع مونث غائب	واحد مذکر حاضر	واحد مونث حاضر	جمع مذکر حاضر	جمع مونث حاضر	واحد مذکر متکلم	واحد مونث متکلم	جمع مذکر متکلم	جمع مونث متکلم
نفی ماضی تمنائی معروف	نہ لاتا	نہ لاتی	نہ لاتے	نہ لاتین	نہ لاتا تو	نہ لاتی تو	نہ لاتے تم	نہ لاتین تم	نہ لاتا مین	نہ لاتی مین	نہ لاتے ہم	نہ لاتین ہم
اثبات ماضی تمنائی مجہول	لایا جاتا	لائی جاتی	لائی جاتے	لائی جاتین	لایا جاتا تو	لائی جاتی تو	لائی جاتے تم	لائی جاتین تم	لایا جاتا مین	لائی جاتی مین	لائی جاتے تم	لائی جاتین ہم
نفی ماضی تمنائی مجہول	نہ لایا جاتا	نہ لائی جاتی	نہ لائی جاتے	نہ لائی جاتین	نہ لایا جاتا تو	نہ لائی جاتی تو	نہ لائی جاتے تم	نہ لائی جاتین تم	نہ لایا جاتا مین	نہ لائی جاتی مین	نہ لائی جاتے تم	نہ لائی جاتین ہم
اثبات مستقبل معروف	لاویگا	لاویگی	لائینگے	لائینگی	لاویگا تو	لاویگی تو	لاؤگے تم	لاؤگی تم	لاؤنگا مین	لاؤنگی مین	لائینگے ہم	لائینگی ہم
نفی مستقبل معروف	نہین لاویگا	نہین لاویگی	نہین لائینگے	نہین لائینگی	نہین لاویگا تو	نہین لاویگی تو	نہین لاؤگے تم	نہین لاؤگی تم	نہین لاؤنگا مین	نہین لاؤنگی مین	نہین لائینگے ہم	نہین لائینگی ہم
اثبات مستقبل مجہول	لایا جاویگا	لائی جاویگی	لائی جاوینگے	لائی جاوینگی	لایا جاویگا تو	لائی جاویگی تو	لائی جاؤگے تم	لائی جاؤگی تم	لایا جاؤنگا مین	لائی جاؤنگی مین	لائی جاوینگے ہم	لائی جاوینگی ہم
نفی مستقبل مجہول	نہ لایا جاویگا	نہ لائی جاویگی	نہ لائی جاوینگے	نہ لائی جاوینگی	نہ لایا جاویگا تو	نہ لائی جاویگی تو	نہ لائی جاؤگے تم	نہ لائی جاؤگی تم	نہ لایا جاؤنگا مین	نہ لائی جاؤنگی مین	نہ لائی جاوینگے ہم	نہ لائی جاوینگی ہم

نام گردان	واحد مذکر غائب	واحد مؤنث غائب	جمع مذکر غائب	جمع مؤنث غائب	واحد مذکر حاضر	واحد مؤنث حاضر	جمع مذکر حاضر	جمع مؤنث حاضر	واحد مذکر متکلم	واحد مؤنث متکلم	جمع مذکر متکلم	جمع مؤنث متکلم
اثبات مضارع معروف	لاوے	لاوے	لاویں	لاویں	لاوے تو	لاوے تو	لاؤ تم	لاؤ تم	لاؤں میں	لاؤں میں	لاویں ہم	لاویں ہم
نفی مضارع معروف	نہ لاوے	نہ لاوے	نہ لاویں	نہ لاویں	نہ لاوے تو	نہ لاوے تو	نہ لاؤ تم	نہ لاؤ تم	نہ لاؤں میں	نہ لاؤں میں	نہ لاویں ہم	نہ لاویں ہم
اثبات مضارع مجہول	لایا جاوے	لائی جاوے	لائے جاویں	لائی جاویں	لایا جاوے تو	لائی جاوے تو	لائے جاؤ تم	لائی جاؤ تم	لایا جاؤں میں	لائی جاؤں میں	لائے جاویں ہم	لائی جاویں ہم
نفی مضارع مجہول	نہ لایا جاوے	نہ لائی جاوے	نہ لائے جاویں	نہ لائی جاویں	نہ لایا جاوے تو	نہ لائی جاوے تو	نہ لائے جاؤ تم	نہ لائی جاؤ تم	نہ لایا جاؤں میں	نہ لائی جاؤں میں	نہ لائے جاویں ہم	نہ لائی جاویں ہم
اثبات حال معروف	لاتا ہے	لاتی ہے	لاتے ہیں	لاتی ہیں	لاتا ہے تو	لاتی ہے تو	لاتے ہو تم	لاتی ہو تم	لاتا ہوں میں	لاتی ہوں میں	لاتے ہیں ہم	لاتی ہیں ہم
نفی حال معروف	نہیں لاتا ہے	نہیں لاتی ہے	نہیں لاتے ہیں	نہیں لاتی ہیں	نہیں لاتا ہے تو	نہیں لاتی ہے تو	نہیں لاتے ہو تم	نہیں لاتی ہو تم	نہیں لاتا ہوں میں	نہیں لاتی ہوں میں	نہیں لاتے ہیں ہم	نہیں لاتی ہیں ہم
اثبات حال مجہول	لایا جاتا ہے	لائی جاتی ہے	لائے جاتے ہو	لائی جاتی ہو	لایا جاتا ہے تو	لائی جاتی ہے تو	لائے جاتے ہو تم	لائی جاتی ہو تم	لایا جاتا ہوں میں	لائی جاتی ہوں میں	لائے جاتے ہیں ہم	لائی جاتی ہیں ہم

نام گردان	واحد مذکر غائب	واحد مؤنث غائب	جمع مذکر غائب	جمع مؤنث غائب	واحد مذکر حاضر	واحد مؤنث حاضر	جمع مذکر حاضر	جمع مؤنث حاضر	واحد مذکر متکلم	واحد مؤنث متکلم	جمع مذکر متکلم	جمع مؤنث متکلم
نفی حال مجہول	نہیں لایا جاتا ہے وہ	نہیں لائی جاتی ہے وہ	نہیں لائے جاتے ہیں وہ	نہیں لائی جاتی ہیں وہ	نہیں لایا جاتا ہے تو	نہیں لائی جاتی ہے تو	نہیں لائے جاتے ہو تم	نہیں لائی جاتی ہو تم	نہیں لایا جاتا ہوں میں	نہیں لائی جاتی ہوں میں	نہیں لائے جاتے ہیں ہم	نہیں لائی جاتی ہیں ہم

مضارع معروف اور امر معروف اور نہی معروف میں مذکر اور مؤنث کا صیغہ یکساں ہوتا ہے اور چونکہ امر اور نہی کی گردانوں میں اصل وہی صیغہ حاضر کے ہوتے ہیں اس سبب سے حاضر کے صیغوں کو مقدم کیا اور باقی کو مؤخر

نام گردان	واحد مذکر حاضر	واحد مؤنث حاضر	جمع مذکر حاضر	جمع مؤنث حاضر	واحد مذکر غائب	واحد مؤنث غائب	جمع مذکر غائب	جمع مؤنث غائب	واحد مذکر متکلم	واحد مؤنث متکلم	جمع مذکر متکلم	جمع مؤنث متکلم
امر معروف	لا تو	لا تو	لاؤ تم	لاؤ تم	چاہیے کہ لاوے وہ	چاہیے کہ لاوے وہ	چاہیے کہ لاویں وہ	چاہیے کہ لاویں وہ	چاہیے کہ لاؤں میں	چاہیے کہ لاؤں میں	چاہیے کہ لاویں ہم	چاہیے کہ لاویں ہم
امر مجہول	لایا جا تو	لائی جا تو	لائے جاؤ تم	لائی جاؤ تم	چاہیے کہ لایا جاوے وہ	چاہیے کہ لائی جاوے وہ	چاہیے کہ لائے جاویں وہ	چاہیے کہ لائی جاویں وہ	چاہیے کہ لایا جاؤں میں	چاہیے کہ لائی جاؤں میں	چاہیے کہ لائے جاویں ہم	چاہیے کہ لائی جاویں ہم
نہی معروف	مت لا تو	مت لا تو	مت لاؤ تم	مت لاؤ تم	چاہیے کہ نہ لاوے وہ	چاہیے کہ نہ لاوے وہ	چاہیے کہ نہ لاویں وہ	چاہیے کہ نہ لاویں وہ	چاہیے کہ نہ لاؤں میں	چاہیے کہ نہ لاؤں میں	چاہیے کہ نہ لاویں ہم	چاہیے کہ نہ لاویں ہم
نہی مجہول	مت لایا جا تو	مت لائی جا تو	مت لائے جاؤ تم	مت لائی جاؤ تم	چاہیے کہ نہ لایا جاوے وہ	چاہیے کہ نہ لائی جاوے وہ	چاہیے کہ نہ لائے جاویں وہ	چاہیے کہ نہ لائی جاویں وہ	چاہیے کہ نہ لایا جاؤں میں	چاہیے کہ نہ لائی جاؤں میں	چاہیے کہ نہ لائے جاویں ہم	چاہیے کہ نہ لائی جاویں ہم

نمبر	سوالات	جوابات
۱	فعل معروف کسے کہتے ہین	جس فعل کا فاعل معلوم ہو اوسکو معروف کہتے ہین۔
۲	رفت کیا صیغہ ہے	صیغہ واحد غائب ماضی مطلق معروف رفتن مصدر سے۔
۳	اس صیغہ مین فاعل مذکور نہین ہے پس یہ کیونکر معروف ہوا۔	واحد غائب کے صیغہ مین ضمیر واحد غائب کی لفظ او پوشیدہ ہوتی ہے اور وہ ضمیر اوسکے فاعل کیطرف پھرتی ہے پس کبھی تو فاعل اسکا عبارت مین اوسکے بعد آتا ہے اور کبھی اگر اوسکے فاعل کا ذکر اوپر ہو چکتا ہے تو وہی ضمیر او جو فاعل کیطرف پھرتی ہے اوسکا فاعل ہوتی ہے۔
۴	آئے تھے ہم کیا صیغہ ہے	صیغہ جمع مذکر متکلم ماضی البعید معروف۔
۵	جمع کی علامت اس صیغہ مین کیا ہے۔	یائے مجہول لفظ آئے اور لفظ تھے مین علامت جمع کی ہے۔
۶	اس صیغہ کا فاعل کون ہے	ضمیر جمع متکلم کی لفظ ہم جو اس صیغہ مین مذکور ہے وہ ہی اسکا فاعل ہے اسیواسطے ایسے صیغہ کو ترکیب مین فعل بافاعل کہتے ہین۔
۷	بیٹھنا مصدر سے صیغہ جمع مذکر متکلم ماضی استمراری معروف کا بناؤ۔	اسکا ماضی مطلق ہوا بیٹھا جب ماضی استمراری بنانا چاہا تو آخر کا الف دور کرکے لفظ تا تھا لگایا اور جمع کیواسطے اون دونون الفون کو یائے مجہول سے بدلکر لفظ ہم ضمیر جمع متکلم کی اوسمین لگا دے تو بیٹھتے تھے ہم صیغہ جمع مذکر متکلم اثبات ماضی استمراری معروف کا ہوا۔
۸	اس ماضی کو ماضی استمراری کیون کہتے ہین۔	استمرار کے معنی ہمیشہ کے ہین پس چونکہ اس ماضی مین بھی فعل کی ہمیشگی زمانہ گذشتہ مین پائی جاتی ہے اسواسطے اسکو استمراری کہتے ہین۔

بیان حروف

جاننا چاہیے کہ حرف وہ ہے کہ اپنے معنی مین مستقل نہو بغیر دوسرے کلمہ کے ملائے اوسکے معنی مفید نہون وہ دو قسم کا ہوتا ہے مفرد اور مرکب مفرد وہ ہے کہ اوسکا جزو ایک ہی ہو جیسے ب ت ث وغیرہ مرکب وہ ہے کہ اوسکے کئی جزو ہون مگر جزو لفظ جزو معنی پر دلالت نکرے جیسے اور تک وغیرہ ۔

بیان حروف مفرد

یاد رکھو کہ حروف تہجی یعنی ہجے کرنے کی حروف جنکو واضع یعنی بنانے والے نے واسطے بنانے کلمات کی بنایا ہے اور اونھین کو حروف ہجا اور حروف ابجد بھی کہتے ہین وہ حرف عربی مین فقط اٹھائیس ہین اونکے یہ نام ہین الف با تا ثا جیم حا خا دال ذال را زا سین شین صاد ضاد طا ظا عین غین فا قاف کاف لام میم نون واو ہا یا - اور الف لی مین جو لام الف بصورت لا لکھتے ہین اوسکی کوئی اصل نہین ہے بلکہ وہ حرف مرکب ہی لام اور الف سی چنانچہ اوسکی تحریر سے ظاہر ہوتا ہے اور ہمزہ کا بھی کچھ وجود نہین ہے کبھی بشکل یا لکھا جاتا ہی اور کبھی بصورت واو چنانچہ اسکی وجوہات اور تحقیقات عربی اور فارسی کی بڑی کتابون سے دریافت ہوسکتی ہین مگر متاخرین یعنی پچھلے لوگون نے ایک ٹیڑھی لکیر اس شکل کی ء مقرر کرکے اوسکو ہمزہ قرار دیا ہی اور بڑی یے جو اس صورت ے کی لکھی جاتی ہے وہ بھی اصل مین وہی یاے تحتانی ہے مگر پچھلے لوگون نی اوسکو واسطے تمیز یاے معروف اور یاے مجہول کی ایجاد کیا تھا یعنی معروف کو بصورت ی لکھتے تھے ی اور مجہول کو اس صورت سی ے لیکن اب اوسکی بھی کچھ پابندی نہین رہی ہے

قاعدہ حروف ابجد مین جو حرف نقطہ رکھتا ہو اوسی منقوطہ اور معجمہ کہتے ہین اور جو حرف نقطہ نرکھتا ہو اوسے مہملہ اور غیر منقوطہ بولتے ہین اور جس حرف کی اوپر ایک نقطہ ہو اوسے موحدہ فوقانی کہتے ہین جیسے ن اور جو حرف نیچے ایک نقطہ رکھتا ہو اوسی موحدہ تحتانی جیسے ب اور جو حرف اوپر دو نقطے رکھتا ہو اوسے مثناۃ فوقانی بولتے ہین جیسے ت اور جو حرف نیچے دو نقطے رکھتا ہو اوسے مثناۃ تحتانی جیسے ي اور جو حرف اوپر تین نقطے رکھتا ہو اوسے مثلثہ فوقانی جیسے ث اور جو حرف نیچے تین نقطہ رکھتا ہو اوسے مثلثہ تحتانی جیسے پ **قاعدہ** جاننا چاہیے کہ ان انتیس حرفون مین سے جو اوپر مذکور ہوے آٹھ حرف زبان فارسی اور ہندی مین نہین آتے ہین خاص زبان عربی کے ہین انکو تازی کہتے جس لفظ مین ان حرفون مین سے کوئی حرف آوے جاننا چاہیے کہ وہ لفظ عربی ہے وہ آٹھ حرف یہ ہین ثا و حا و صاد و ضاد و طا و ظا و عین و قاف ۔ باقی بیس حرف مشترک ہین عربی اور فارسی دونون مین آتے ہین **قاعدہ** جسطرح آٹھ حرف جو اوپر لکھے گئے مخصوص زبان عربی کے ہین اسیطرح چار حرف خاص زبان فارسی

کے ہین عربی مین نہین آتے البتہ زبان ہندی مین آتی ہین ان حرفون کو فارسی کہتے ہین
جس لفظ مین ان حرفون مین سے کوئی حرف آوے جاننا چاہیے کہ وہ لفظ فارسی کا ہے عربی کا
نہین وہ چار حرف یہ ہین پ چ ژ گ پس فارسی زبان مین صرف چوبیس حرف ہین
چار خاص ہین بیس مشترک تھا عدہ جسطرح چار حرف خاص فارسی کے ہین اوسیطرح تین حرف
مخصوص ہندی کے ہین عربی اور فارسی مین نہین آتے اون حرفون کو ہندی کہتے ہین وہ
تین حرف یہ ہین ٹ ڈ ڑ پس ہندی زبان مین ستائیس حرف ہوے اور ہندی مین
بعض حروف ایسے ہین کہ اونمین ایک ہی مشترک کیجاتی ہے جیسے بھا کھا گھا وغیرہ گرچونکہ
یہ حرف اردو کی تحریر مین مفرد نہین لکھے جاتے کوئی علیحدہ شکل انکی واسطے مقرر نہین بلکہ
ایک ہی انکے واسطے ملا کر لکھتے ہین اسواسطے انکو علیحدہ حرف نہین شمار کیا گیا اگرچہ ہندی
ناگری کی تحریر مین انکی شکل علیحدہ بھی مقرر ہی مگر اردو مین نہین اب یہان سے حروف مفرد کے
معنی کا بیان کیا جاتا ہی جاننا چاہیے کہ حروف مفرد خواہ کلمہ کے آخر ہون خواہ اول خواہ اوسط
وہ علیحدہ کلمہ کے ساتھ ملکر ایک ہی کلمہ ہوجاتے ہین علیحدہ نہین ہوتی مگر حروف مرکب بعض
ایسے ہین کہ کلمہ کے ساتھ ملکر ایک معلوم ہونے لگتے ہین اونکو امتزاجی کہتے ہین جیسے دانشمند
اگرچہ لفظ دانش علیحدہ ہے اور مند علیحدہ مگر یہ دونون ملکر ایک کلمہ ہوگئے دو کلمہ علیحدہ نہین
معلوم ہوتے اور بعض ایسے ہین کہ وہ کلمہ کے ساتھ ملکر ایک کلمہ نہین ہوتے اونکو مرکب
غیر امتزاجی کہتے ہین جیسے فرورفت لفظ فرو علیحدہ معلوم ہوتا ہے اور لفظ رفت علیحدہ
پس معلوم ہوا کہ حروف مرکب کی دو قسمین ہی گئین امتزاجی اور غیر امتزاجی اور مفرد کی ایک ہی قسم ہے

بیان معانی حروف مفرد فارسی کا

نام حرف	مقام حرف	معنی حرف	مثال و کیفیت
الف	اول اسم	زائد	جیسے سکندر و اسکندر وغیرہ جب اس الف کو اول کسی اسم کے زائد کرتے ہین تو حرف اول کلمہ کی حرکت الف کو دیکر اوسکے حرف کو ساکن کر دیتے ہین جیسے سکندر کے سین کا زیر الف کو دیا تو اسکندر ہوا

نام حرف	مقام حرف	معنی حرف	مثال و کیفیت
باے موحدہ	اول اسم	سببیت	جیسے بخوف حاکم گریختہ بودم یعنی بہ سبب خوف حاکم۔
	ایضاً	معیت	جیسے زید بہ برادر خود آمدہ بود یعنی ہمراہ برادر خود۔
	ایضاً	تشبیہ	جیسے مصرع بصورت تو بتے کمتر آفرید خدا + یعنی مثل صورت تو
	ایضاً	ظرفیت	جیسے کتاب بصندوق نہادہ است یعنی در صندوق۔
	ایضاً	قسمیہ	جیسے بخدا یعنی قسم خدا بسر شما یعنی قسم سر شما۔
	ایضاً	توسل	جیسے بالنون و الصاد یعنی بوسیلۂ نون و صاد۔
	ایضاً	بمعنی را	جیسے انچہ بمن دادہ بود واپس ساختم یعنی انچہ مرا دادہ بود۔
	ایضاً	بمعنی برای	جیسے مصرع رفت و منزل بدیگرے پرداخت + یعنی برای دیگری
	ایضاً	بمعنی بر	جیسے دست برو مالیدم یعنی برو مالیدم۔
	درمیان دو کلمہ	الصاق	جیسے در بارگاہ سلطانی ہمہ دوش بدوش ایستادہ بودند۔
	اول صیغہ امر و نہی و ماضی و مضارع	زائد	جیسے گفت بگفت گوید بگوید گو بگو۔ بحث اس بے کی افعال میں ہو چکی ہے۔
تاے فوقانی	آخر اسم	خطاب	جیسے عمرت دراز باد کہ اینم غنیمت ست۔
	ایضاً	بمعنی خود	جیسے مصرع گیرم کہ غمت نیست غم ما ہم نیست۔
	اول بعض الفاظ	خطاب	جیسے ترا۔
جیم فارسی	اول حروف ابجد بے ہاے ہوز	استفہام	جیسے چیست۔
	بہاے ہوز	استفہام	جیسے چہ میگوئی۔
	ایضاً	علت	جیسے فلان را زدم چہ دشمن بود یعنی چرا کہ دشمن بود۔
	ایضاً	عظمت و بزرگی	جیسے چہ خوش گفتہ یعنی بسیار خوش گفتہ۔
	ایضاً	تحقیر	جیسے مصرع ما چہ باشیم و چہ باشد دل غم پرور ما +
	آخر اسم بہاے ہوز	تصغیر	جیسے باغچہ طاقچہ وغیرہ۔

نام حرف	مقام حرف	معنی حرف	مثال و کیفیت
چو / چون	بواو	تشبیه	جیسے رویت چو خورشید یعنی مثل خورشید۔
	ایضاً بنون	تشبیه	جیسے چون تو کسی در جہان نیست یعنی مانند تو۔
	ایضاً	شرط	جیسے چون بخانہ رسیدم زید را ندیدم۔
شین	ماقبل مفتوح	ضمیر واحد غائب بمعنی او	جیسے اسپش و غلامش یعنی اسپ او و غلام او۔
	ماقبل مکسور	علامت حاصل مصدر	جیسے آویزش بمعنی آویختن و خورش بمعنی خوردن۔
کاف	اول جملہ	بیانیہ	جیسے مرادم آنست کہ نزدم بیائی۔
	درمیان دو کلمہ	تردید	جیسے زید آمد کہ عمرو یعنی زید آمد یا عمرو۔
	ایضاً	علت	جیسے فلان را کشتم کہ مفسد بود یعنی چراکہ مفسد بود۔
	ایضاً	بمعنی از	جیسے بیت بہ تمنای گوشت مردن بہ ✤ کہ تقاضای زشت قصابان ✤ یعنی از تقاضای زشت قصابان۔
	درمیان دو کلمہ	تشبیه	جیسے بیت چنان میخورد زنگی خام را ✤ کہ زنگی خورد مغز بادام را ✤ یعنی آنچنان کہ زنگی مغز بادام را خورد۔
	بعد یائے موصول	صلہ	جیسے مردیکہ دیروز ہمراہ تو آمدہ بود۔
	درمیان دو جملہ	بمعنی ہرکہ	جیسے بیت دگر کشور آباد بیند بخواب ✤ کہ دارد دل اہل کشور خراب ✤ یعنی ہرکہ دل اہل کشور خراب دارد۔
	ایضاً	مفاجات	جیسے بیت ہر سوختہ جانی کہ بکشمیر درآید ✤ گر مرغ کباب ست کہ با بال و پر آید ✤ یعنی ناگاہ با بال و پر آید۔
	اول جملہ	استفہام	جیسے کہ میگوید یعنی کدام کس میگوید۔
	درمیان دو جملہ	اضراب	جیسے بیت نہ من بران گل عارض سخن سرایم و بس ✤ کہ عندلیب تو در ہر چمن ہزاران اند ✤ بلکہ عندلیب تو۔
	آخر اسم	تصغیر	جیسے طفلک پسرک۔
میم	آخر فعل	ضمیر واحد متکلم	جیسے گفتم رفتم۔

نام حرف	مقام حرف	معنی حرف	مثال و کیفیت
م	آخر اسم	ایضاً	جیسے کتابم و اسپم۔
	آخر اسمای اعداد	نسبت و تعیین	جیسے یکم و دوم۔
	آخر اسم	بمعنی خود	جیسے شنیدہ ام که مهتران با یاران از درم * ندارم بجز آستین سرم * یعنی [illegible] خود را۔
	اول صیغۂ امر	نفی	جیسے مرو و مگذار۔
ن	اول افعال	برای نفی	جیسے نکرد و نگفت وغیرہ۔
	اول جملۂ استفہام	استفہام انکاری	جیسے من بتو نگفتہ بودم یعنی گفتہ بودم۔
	اول ہر دو جملہ	برای نفی	جیسے نہ تو با من موافقت داری نہ من با تو۔
و	درمیان دو لفظ یا دو اسم	عطف	جیسے زید و عمرو آمدند و گفتند۔ نظم میں اس واو کو ملا کر پڑھنا فصیح ہے اور نثر میں علیحدہ مفتوح پڑھنا چاہیے۔
	بعد علامت مفعول یعنی را	ضمیر غائب مخفف او	جیسے ورا گفت یعنی او را گفت۔
	درمیان دو کلمہ	استبعاد	جیسے من و چنین کار یعنی من ہرگز نزدیک این کار نخواہم رفت
	درمیان دو جملہ	حالیہ	جیسے زدم زید را و پدرش ایستادہ بود یعنی درحالیکہ پدرش ایستادہ بود۔
	درمیان دو کلمہ	بمعنی قسم	جیسے بیت اگر دعوتم رد کنی ور قبول * من و دست و دامان آل رسول * یعنی من دامن آل رسول را لازم خواہم گرفت۔
	آخر اسم	برای تصغیر	جیسے پسرو یعنی پسر کوچک
ہ	آخر ماضی مطلق	زائد	جیسے گفتہ یعنی گفت۔
	ایضاً	علامت مفعول	جیسے خوردہ کھایا ہوا بستہ بندھا ہوا۔
	آخر اسم	سبب و تعیین	جیسے یکسالہ یکماہہ یکروزہ۔
یای خطاب	آخر فعل	خطاب	جیسے کردی گفتی رفتی۔

نام حرف	مقام حرف	معنی حرف	مثال و کیفیت
یای تحتانی معروف	آخر اسم	برای متکلم	جیسے قبلہ گاہی نشست بنیاہی یعنی قبلہ گاہ من -
	ایضاً	نسبت	جیسے مرادآبادی دہلوی -
	ایضاً	مصدری	جیسے کامبخشی کامرانی -
	ایضاً	فاعلیت	جیسے کسبی کسب کنندہ -
	آخر مصدر	لیاقت	جیسے کشتنی لائق کشتن -
	آخر فعل ماضی	تمنا و استمرار	جیسے زید اگر آمدی چہ شدی -
	آخر اسم	تنکیر	جیسے شخصے بسفر رفت -
	ایضاً	وحدت	جیسے اسپی بصد روپیہ خریدہ ام یعنی یک اسپ -
	ایضاً	تعظیم	جیسے فلان مردیست یعنی مرد کلان ست -
	ماقبل کاف صلہ	موصولہ	جیسے زنیکہ بالای بام استادہ بود -
	درمیان دو کلمہ	وصفیت	جیسے غلامی خوش رو مردے دانا -

تمام ہوا بیان حروف مفرد فارسی کا اب حروف مفرد ہندی کا بیان کیا جاتا ہے ہندی مین حروف مفرد کم ہین اکثر حروف مرکب ہین -

بیان حروف مفرد ہندی

نام حرف	مقام حرف	معنی حرف	مثال و کیفیت
الف	آخر اسم	علامت تذکیر	جیسے کالا امرتا بکرا وغیرہ - یہ الف حالت اضافت مین یای مجہول سے بدل جاتا ہے جیسے مرغی کی ٹانگ -
ت	آخر اسم	علامت حاصل مصدر	جیسے سگاوت بیاہت
ٹ	ایضاً	ایضاً	جیسے لگاوٹ بناوٹ -
س	ایضاً	ایضاً	جیسے پیاس -
ن	آخر اسم	علامت تانیث	جیسے کنجڑن دھوبن -
یای تحتانی	ایضاً	ایضاً	جیسے مرغی بکری لکڑی وغیرہ -

نام حرف	مقام حرف	معنی حرف	مثال وکیفیت
ائے [illegible]	ایضاً	علامت حاصل مصدر	جیسے کھلائے پلائے وغیرہ —

بیان حروف مفرد کا تمام ہوا اب حروف مرکب کا بیان کیا جاتا ہے چونکہ اردو مین اکثر فقرات مین الفاظ عربی کے بھی مستعمل ہوتے ہین اسواسطے بیان کرنا بعض حروف عربی کا جنکی ضرورت اردو محاورہ مین ہوتی ہی ضرور ہوا فائدہ اگرچہ حروف عربی کے بہت ہین اور سب بیان کیواسطے ایک کتاب علیحدہ ہونا چاہیے اسواسطے اون سب کو نہین بیان کیا بلکہ بعض حروف جو اردو مین بولے جاتے ہین اونکا بیان کیا جاتا ہے وہ یہ ہین۔ مِن فی علیٰ حتےٰ الیٰ عربی مین مِن ابتدا کیواسطے آتا ہی خواہ زمان ہو خواہ مکان جیسے خط کی لفافہ پر لکھتے ہین منمقام فلان یعنی ازمقام فلان اور جیسے حساب کی مدات پر لکھا جاتا ہے من ابتدا ے ماہ فلان یعنی فلانے مہینہ کی ابتدا سے۔ فی بیان ظرفیت کی واسطے آتا ہے جیسے در فارسی مین اور مین ہندی مین جیسے بولتے ہین فی زماننا یعنی ہمارے زمانہ مین علیٰ بیان بلندی کے واسطے آتا ہی بجای بر کے معنی اوپر جیسے بولتے ہین۔ علیٰ ہذا القیاس اوپر اسی قیاس کے۔ حتےٰ بیان انتہا کی واسطے آتا ہے بجاے لفظ تا کے فارسی مین اور یعنی تک کے ہندی مین جیسے بولتے ہین حتے الامکان یعنے انتہی امکان تک اور حتے المقدور یعنی اپنے مقدور اور طاقت تک۔ الیٰ بیان انتہاے زمان کیواسطے آتا ہی جیسے بولتے ہین۔ الی الآن یعنی اسوقت تک تمام ہوا بیان حروف عربی کا۔ اب بیان حروف مرکب فارسی کا کیا جاتا ہے چونکہ حروف مرکب فارسی کے دو قسم کے ہوتی ہین ایک امتزاجی دوسرا غیر امتزاجی اسواسطے دونون قسمون کو علیحدہ بیان کیا گیا ❊

بیان حروف جارہ

عربی مین جار صیغہ اسم فاعل کا ہے اسکے دو معنی ہین جر دینے والا یعنی زیر دینے والا اپنے مابعد کو دوسرے معنی کھینچنے والا چونکہ یہ حروف بھی مابعد کو کھینچکر اپنے ماقبل سے ملا دیتے ہین اور خود بیچ مین بطور واسطہ کی آتے ہین اس مناسبت [illegible] بولتے ہین اور دوسرے معنی سے مناسبت یہ ہی کہ یہ حروف عربی مین اپنے مابعد کو زیر دیتے ہین اسواسطے حروف جر کہلاتے ہین اگرچہ اردو اور

فارسی مین اپنے مابعد کو زیر نہین دیتے مگر بمناسبت عربی کے جار بولے جاتی ہین اور جس لفظ پر یہ حرف داخل ہوتے ہین اوسے مجرور کہتے ہین عربی محاورہ مین جار پہلے آتاہے اور مجرور پیچھے اور علی الاکثر فارسی مین بھی جار پہلے آتاہے اور مجرور پیچھے جیسے درمکان برتخت وغیرہ مگر اردو محاورہ مین مجرور پہلے آتاہے اور جار پیچھے آتاہے جیسے کہتے ہین کتاب صندوق مین رکھی ہے اس مثال مین صندوق مجرور ہی اور مین حرف جار اور یہی محاورہ فصیح ہے **قاعدہ** حروف جار ہمیشہ اسم پر داخل ہوتے ہین فعل اور حرف پر نہین داخل ہوتے فعل پر تو مطلقاً آتے ہی نہین مگر بعض مقام پر حروف کے اوپر داخل ہوتے ہین لیکن اوس جگہ وہ حرف اسم کے معنی مین ہوجاتا ہے جیسے کہتے ہین اسمین سے تھوڑا سا کھاؤ اس جملہ مین لفظ مین کے بعد لفظ سے آیا اور یہ حروف جارہ مین سے ہے پس یہ مین بمعنی درمیان کے ہے یعنی اس چیز کے درمیان سے کھاؤ **قاعدہ** جار مجرور ہمیشہ متعلق فعل یا مبتدا یا خبر کے ہوتی ہین اپنی ذات سے کوئی جزو مستقل جملہ کا نہین ہوتے ہین چنانچہ بیان کلام مین واضح ہوگا ÷

بیان حروف جارۂ فارسی

[illegible]	[illegible]	معنی فائدہ حرف	مثال وکیفیت
حروف جار	با	الصاق	جیسے باسن چہ سروکار داری۔ یہ حرف مثل بے کے ہے اور بیان اوسکا حروف مفرد مین ہوچکا۔
	تا	بمعنی زنہار یعنے ہرگز	جیسے مصرع ز صاحب غرض تا سخن نشنوی ÷ یعنی از صاحب غرض ہرگز سخن نشنوی۔
	ایضاً	بیان نہایت زمان یا مکان۔	جیسے تا سہ روز انتظار کشیدم واز مکان شما تا بازار دویدم۔
	ایضاً	بیان ابتدا	جیسے مصرع تا عشق تو در سینہ مکان کردہ کراجا ÷ یعنی جبسے عشق تیرے نے سینہ مین جگہ کی کسکو جگہ اور طاقت۔

مثال و کیفیت	معنی و فائدہ حرف	نام حرف	قسم حرف
جیسے بیت تا بقا در جہان بود ممکن ذات پاکت ہمیشہ باقی باد ٭ یعنی اوسکا بقا در جہان ممکن ہو یعنی جب تک کہ بقا جہان میں ہے ۔	بمعنی ہمیشہ	تا	[illegible]
جیسے مصرع بیا تا درین شیوہ چالش کنیم ٭ بیا بواسطے اسکے درین امر صلاح و مشورہ کنیم ۔	بیان علت	ایضاً	
جیسے در مکان در بازار ۔	ظرفیت	در	
جیسے بر تخت بر کرسی ۔	بلندی	بر	
جیسے سنت مر خدا یرا عز و جل ۔ اور یہ حرف کبھی فائدہ تخصیص کا بھی دیتا ہے اور ہمیشہ جملہ پر آتا ہے ۔	زائد	مر	حروف زوائد
جیسے در گذشت فعل پہ ہمیشہ زائد ہوتا ہی اور اسم پر ظرفیت کیواسطے	زائد	در	
جیسے بر انگیخت فعل پر ہمیشہ زائد ہوتا ہی اور اسم پر بلندی کیواسطے	زائد	بر	
جیسے فرا رفت کبھی فائدہ بلندی کا بھی دیتا ہے جیسے فرا نشست	زائد	فرا	
جیسے فرو ریخت کبھی فائدہ پستی کا بھی دیتا ہی ۔ فرو ریخت نیچے بیٹھا ۔	زائد	فرو	
جیسے خود او گفتہ ست یعنی او گفتہ ست کبھی فائدہ تخصیص و تاکید کا بھی دیتا ہے ۔ اور یہ سب حروف زوائد زینت کلام کیواسطے آتے ہین ۔	زائد	خود	
جیسے این چہ چیز است ۔ در دست چیست ۔	استفہام غیر ذوی الروح	چہ چیست	حروف استفہام
جیسے کدام شخص می آید کہ گفتہ است این کیست ۔	استفہام ذوی الروح	کدام و کہ کیست	
جیسے کجا سیر وی کجا رفتہ بودی ۔	استفہام مکان	کجا	
جیسے کی آمدی کب آیا تو ۔	استفہام زمان	کی	
جیسے چند عدد یا چند آثار ۔	استفہام مقدار	چند	
جیسے کسی نے پوچھا دیروز آمدہ بودی اوسکے جواب مین کہا آری یعنی ہان آمدہ بودم ایجاب کے معنے جواب دینا چونکہ یہ حرف بھی جواب سوال مین آتی ہین اسواسطے انکو حروف ایجاب کہتے ہین ۔	اقرار امر مسئولہ	آری	حروف ایجاب
	ایضاً	بلے	

قسم حرف	نام حرف	فائدہ ومعنی حرف	مثال وکیفیت
حروف ایجاب	لبیک	جواب ندا	جیسے کوئی شخص پکارے یا زید اوسکے جواب مین زید کہے لبیک یعنی حاضر ہون —
حروف تشبیہ	چو وچون	بمعنی مانند	جیسے رخت چون ماہ رویت چو مہر — یہ دونون حرف تشبیہ مفرد بمفرد کیواسطے آتے ہین —
	چنان وچنین	بمعنی جیسا	جیسے چنانکہ تو گفتہ بودی ہمچنان ست یعنی جیسا تونے کہا تھا ویسا ہی ہے — یہ دونون حرف تشبیہ جملہ بجملہ کیواسطے آتے ہین
حروف ندا	یا	ندای قریب وبعید وحاضر وغائب	یہ حرف اصل مین عربی ہے مگر اردو وفارسی مین بھی مستعمل ہے اور بمقام ندبہ مین اسکو مابعد کے آخر الف بھی زیادہ کرتے ہین —
	اے	ندای قریب حاضر	یہ حرف بفتح الف اور کسر الف دونون طرح درست ہے —
	الف آخر اسم	ندا	جیسے کریما خدایا وغیرہ —
حروف رابط	است	برای زمانہ قریب	یہ حرف واسطے ربط کے درمیان مبتدا اور خبر کے آتا ہے اور اسکے معنی مین زمانہ قریب کا لحاظ ہوتا ہے اور واسطے ماضی متعلق کے بھی زمانہ قریب کیواسطے آتا ہے اور اسکی گردان مثل فعل کے ہوتی ہے —
	بود	برای زمانہ بعید	یہ حرف بھی مثل است کے ہے اسکے معنی مین زمانہ بعید کا لحاظ ہوتا ہے اور گردان اسکی بھی مثل فعل کے ہے —
حروف تنبیہ	خبردار	نہی فعل کیواسطے آتا ہے	جیسے خبردار ہرگز این کار مکن —
	آگاہ باش	آمادگی فعل کیواسطے آتا ہے	مثال اسکی اردو محاورہ مین بہت مستعمل ہے —
حروف ایجاب و نفی	البتہ	اثبات فعل	جیسے البتہ چنان خواہم کرد —
	ہرگز	نفی فعل	جیسے ہرگز نخواہم خورد —

قسم حرف	نام حرف	فائدہ و معنی حرف	مثال و کیفیت
حروف تاکید	کل	تاکید جمع	جیسے کل اشخاص آمدہ بودند۔
	ہمہ	ایضاً	جیسے ہمہ مردان رفتند۔
	بجنسہ	تاکید وحدت	جیسے کتاب شما بجنسہ واپس نمودہ ام۔
	بعینہ	ایضاً	جیسے آنچہ شما گفتہ بودید بعینہ یافتم۔
	بنفسہ	تاکید فاعل	جیسے زید بنفسہ آمدہ بود۔
	خود	ایضاً	جیسے بادشاہ خود حکم دادہ است۔
	بذاتہ	ایضاً	جیسے منشی صاحب بذاتہ می نویسند۔
حروف عطف	واو	عطف دو اسم یا دو جملہ	جیسے زید و عمرو آمدند و نشستند۔ اس حرف کا بیان بتفصیل حروف مفردہ مین آچکا ہے۔
	یا	تردید	جیسے زید آمدہ بود یا عمرو۔ یہ حرف دو کے درمیان آتا ہے اگر پہلے کا اثبات ہوتا ہے تو دوسرے کی نفی ہوتی ہے اور اگر دوسرے کا اثبات ہوتا ہے تو پہلے کی نفی ہوتی ہے سو واسطے اسکو حرف تردید کہتے ہین تردید کے معنی ہین رد کرنا۔
	خواہ	تردید	جیسے شما بروید خواہ دیگرے را بفرستید۔
حروف استثنا	سوائے	استثنا	جیسے سوای تحصیلدار صاحب ہمہ آمدہ بودند آنے کے فعل مین سے تحصیلدار صاحب کو علحدہ کیا استثنا کے معنے جدا کرنے کے ہین اور استثنا دو قسم کا ہوتا ہے متصل اور منقطع۔ متصل اوسے کہتے ہین کہ مستثنے جنس مستثنی منہ سے ہو جیسے اوپر کی مثال مین گذرا اور استثنای منقطع اوسکو کہتے ہین کہ مستثنے جنس مستثنے منہ سے نہو جیسے سواری رسید مگر خط نرسید۔ اس مثال مین خط مستثنے جنس سواری سے جو مستثنے منہ سے نہین۔ ہے مستثنی کے معنی جدا کیا گیا مستثنے منہ

قسم حرف	نام حرف	فائدہ و معنی حرف	مثال و کیفیت
حروف تشبیہ	دس مع دال مہملہ	بمعنی مانند	جیسے حوردس حور کے مانند
	دیس بدال مہملہ	ایضاً	جیسے حوردیس —
	وش فش	ایضاً	جیسے فرشتہ وش ماہ فش مانند فرشتہ و مانند ماہ —
	وان	ایضاً	جیسے پلوان مانند پل اور کبھی اسکو تخفیف کرکے پلون کہتے ہیں —
	آنہ	ایضاً	جیسے بزرگانہ خوردانہ —
	آوند	ایضاً	جیسے خویشاوند یعنی مانند خویش و عزیز —
	یدہ	ایضاً	جیسے ترنجیدہ مانند ترنج —
	آسا	ایضاً	جیسے شیر آسا مانند شیر —
	سان	ایضاً	جیسے غنچہ سان مانند غنچہ —
	وار	بمعنی مانند	جیسے خواجہ وار مانند خواجہ بندہ وار مانند بندہ —
	سار	ایضاً	جیسے خاکسار مانند خاک —
حروف تصغیر	ک	برائے تحقیر	جیسے طفلک پسرک —
	یزہ	برائے خوردی	جیسے مشکیزہ چھوٹی مشک —
	چہ	ایضاً	جیسے باغچہ طاقچہ —
	واو ساکن	ایضاً	جیسے پسرو — ان حروف کا بیان حروف مفرد میں بھی ہو چکا ہے
حروف لیاقت	وار	بمعنی لائق	جیسے شاہوار لائق شاہ — اور بمعنی مانند کے بھی آتا ہے —
	گان	ایضاً	جیسے شایگان لائق شاہ اسکی اصل شاہگان تھی کثرت استعمال سے اسکی ہے ی سے بدل گئی اسیطرح رایگان اصل میں راہگان تھا بمعنی لائق راہ —
حروف فاعلیت	بان	بمعنی والا	جیسے پیلبان ہاتھی والا اشتربان اونٹ والا —
	دار	رکھنے والا	جیسے چوبدار چوب رکھنے والا —
حرف امتلا	ناک	بمعنی بھرا ہوا	جیسے غمناک غم کا بھرا ہوا —

قسم حرف	نام حرف	فائدہ و معنی حرف	مثال و کیفیت
حروف جار	ایضاً	سببیت	جیسے کتّے کے بھونکنے سے طبیعت پریشان ہوتی ہے۔
	ایضاً	بمعنی کو	جیسے منشی جیو سے ہمارا سلام کہہ دینا یعنی منشی جیو کو ہمارا سلام کہہ دینا۔
	ایضاً	بمعنی مدد	جیسے لکڑی سے سانپ مارا گیا یعنی لکڑی کی مدد سے۔
	ایضاً	بمعنی ساتھ	جیسے مجھکو تم سے محبت ہے یعنی تمہارے ساتھ محبت ہے۔
	تک	انتہای فاصلہ	جیسے میں آگرہ تک گیا تھا اور لفظ "لگ" بھی اسی معنی میں ہے
	ایضاً	بمعنی میں	جیسے بازار تک جاؤ یعنی بازار میں جاؤ۔
	تک	بمعنی نزدیک	جیسے ذرا سیٹھ تک جاؤ یعنی سیٹھ کے پاس جاؤ۔
	ایضاً	بمعنی بھی	جیسے چوروں نے کتاب تک نہ چھوڑی یعنی کتاب بھی نہ چھوڑی۔
	پر	بمعنی بلندی	جیسے گھوڑے پر سوار ہے۔ اور لفظ اوپر بھی اسی معنی میں آتا ہے مگر اتنا فرق ہے کہ حالت وصل میں پر اور حالت فصل میں اوپر بولا جاتا ہے جیسے چھپر اور تمہارے اوپر۔
	ایضاً	بمعنی ذمہ	جیسے نماز ہر مسلمان پر فرض ہے یعنی ہر مسلمان کے ذمہ فرض ہے۔
	ایضاً	ظرفیت	جیسے افسوس کتاب تو گھر پر چھوٹ گئی یعنی گھر میں چھوٹ گئی۔
	ایضاً	بمعنی بعد	جیسے میعاد پر دو ماہ گذرے یعنی میعاد کے بعد۔
	ایضاً	علامت مفعول	جیسے تجھپر غصہ نظر آ رہا ہے یعنی تجھکو غصہ نظر آ رہا ہے۔
	ایضاً	بمعنی واسطہ	جیسے خدا کے نام پر کچھ دو یعنی خدا کے نام کے واسطے کچھ دو۔
	لیے	بمعنی سببیت	جیسے میں تم سے اسلیے کہتا ہوں یعنی اس سبب سے کہتا ہوں۔
	ایضاً	بمعنی واسطہ	جیسے خدا کے لیے تم مت جاؤ یعنی خدا کے واسطے تم مت جاؤ
	کو	علامت مفعول	جیسے کتّے کو مارو۔
	ایضاً	بمعنی ظرفیت	جیسے مسجد کو چلو یعنی مسجد میں چلو
	ایضاً	بمعنی عوض	جیسے ایک پیسے کو گھڑا آتا ہے یعنی ایک پیسے کی عوض۔

قسم حروف	نام حروف	فائدہ و معنی حرف	مثال و کیفیت
حروف تاکید	آپ	ایضاً	جیسے تم آپ کیون نہین جاتے
	تو	ایضاً	تم تو کہتے تھے ۔
	بواو مجہول		
	ایک ایک	تاکید جمع	اسکی مثالین بھی محاورہ مین ظاہر ہین
	سب کے سب		
	اکٹھے سب		
	ایک ساتھ		
حروف [illegible]	ہائے وائے آہ آہ رے ہائے رے	درد و غم	یہ حروف رنج اور دکھ درد مین اکثر مصیبت کے وقت بولے جاتے ہین ۔
حروف مفاجات	اچانک	بمعنی اتفاقاً	عربی مین [illegible] یہ لفظ بولا جاتا ہے اردو مین بھی مستعمل ہے ۔
حروف زمانہ	ہے تھا	زمانہ قریب زمانہ بعید	ان دونون حرفون مین مثل افعال کے فاعل کی ضمیرین ملانے سے تم ہو کہتے ہین اور تھا کے الف کو یائے مجہول سے بدل دینے سے مونث ہو جاتا ہے ۔

تمام ہوا بیان حروف کا مفرد کی تینون قسمون اسم اور فعل اور حرف کا بیان ہو چکا اب مرکبات کا بیان شروع کیا جاتا ہے

بیان مرکبات

پوشیدہ نرہی کہ اصطلاح مین مرکب اوسے کہتے ہین کہ جزو لفظ سے جزو معنی مراد لیا جاوے جیسے غلام زید لفظ غلام سے ذات غلام اور لفظ زید سے ذات زید مراد ہے اور مفرد وہ کہ جزو لفظ سے جزو معنی مراد نہون اسکی تین صورتین ہین ایک تو یہ کہ نہ لفظ کے جزو علیحدہ ہون نہ معنی کے جزو علیحدہ ہون جیسے لفظ زید کہ اسکے معنی ذات انسان ہے جسکا یہ نام ہے مگر

نہ لفظ زید کے جزو علحدہ ہین اور نہ اوسکے معنی یعنی اوس ذات کی جزو علحدہ ہین دوسرے
یہ کہ لفظ کی جزو علحدہ نہون اور معنی کے جزو علحدہ ہون جیسے حقہ جسوقت بولا جاتا ہی اوس سے
فرشی اور نیچہ اور چلم تینون کا مجموعہ سمجھا جاتا ہی پس اسمین لفظ حقہ کے جزو نہین مگر معنی کے
جزو ہین اور اونکے نام بھی علحدہ ہین مگر اس لفظ سے مراد نہین لیے جاتے تیسرے یہ لفظ
کے جزو علحدہ ہون مگر معنی کے جزو علحدہ نہون جیسے خدابخش جسکا نام ہی اوس پر یہ لفظ
بولا جاتا ہے اگرچہ لفظ کے دو جزو خدا اور بخش الگ الگ ہوسکتے ہین اور اونکے معنی بھی
علحدہ علحدہ ہوسکتے ہین مگر اس جگہ لفظ خدابخش سے مراد نہین پس باعتبار اصطلاح نحو
کے یہ تینون قسمین مفرد کی ہین اور ذکر مفردات کا اوپر ہوچکا یہان ذکر مرکبات کا ہے۔ یاد رکھو
کہ مرکب دو قسم کا ہوتا ہے ایک تام دوسرا ناقص مرکب تام اوسے کہتے ہین کہ سننے والے کو
اوس سے پورا فائدہ حاصل ہو اور کچھ سننے کا انتظار نہو اوس سے کوئی خبر یا کوئی حکم معلوم
ہوجاوے اوسی کو مرکب مفید اور جملہ بھی کہتے ہین اور مرکب ناقص وہ ہی کہ جس سے سننے والے
کو پورا فائدہ حاصل نہو اور کوئی خبر یا حکم معلوم نہو بلکہ کچھ اور سننے کا انتظار ہو اوسکو مرکب
غیر مفید اور مرکب غیر تام بھی بولتے ہین مرکب ناقص چونکہ جزو مرکب تام کا ہوتا ہی اسواسطے
اول بیان کرنا مرکب ناقص کا ضرور ہوا۔ مخفی نرہے کہ مرکب ناقص دو قسم کا ہوتا ہے
ایک مرکب اضافی دوسرا مرکب وصفی۔ مرکب اضافی اوسے کہتے ہین جسمین اضافت ہو
اضافت کے معنی نسبت کرنا اور ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ لگا دینا جس چیز کو نسبت
کرتے ہین اوسے مضاف کہتے ہین اور جس چیز کی طرف نسبت کرتے ہین اوسکو مضاف الیہ
بولتے ہین فارسی مین مضاف پہلے آتا ہے اور مضاف الیہ پیچھے اور مضاف کے نیچے
ایک زیر دیتے ہین فارسی مین علامت اضافت کی صرف مضاف کا زیر ہوتا ہے اور ہندی
مین مضاف پیچھے آتا ہے اور مضاف الیہ پہلے جیسے غلام زید میم کے زیر کے ساتھ اضافت
فارسی کی ہے غلام مضاف زید مضاف الیہ کسرہ علامت اضافت اور ہندی محاورہ
مین زید کا غلام بولتے ہین ہندی مین علامتین اضافت کی باعتبار اقسام مضاف اور
مضاف الیہ کے ہوتی ہین پس مضاف ان چار صورتون سے خالی نہین یا واحد مذکر ہوگا

یا جمع مذکر یا واحد مونث یا جمع مؤنث چونکہ مضاف مؤنث کی حالت واحد اور جمع دونون
مین یکسان ہوتی ہے اسواسطے اوسکو ایک قسم شمار کیا پس تین صورتین ہوئین اور
مضاف الیہ یا اسم جامد ہوگا یا مشتق یا مصدر ان تینون کی ایک صورت اضافت کی ہے
سوائے ضمائر کے کہ اوسکی اضافت مین علامت اضافت اور ہوتی ہے تو گویا یہ دو صورتین
ہوئین اور فعل نہ مضاف ہوتا ہے نہ مضاف الیہ اور علی ہذا حرف بھی نہ مضاف ہوتا ہے
نہ مضاف الیہ سوای حرف تاکید کے پس تین صورتین مضاف الیہ کی ہوئین جب تین کو
تین مین ضرب دیا تو نو شکلین پیدا ہوئین پس نو علامتین اضافت کی مقرر کی گئین
چنانچہ اس جدول مین مذکور ہین -

جدول یہ ہے

مضاف	مضاف الیہ	علامت اضافت	مثال
واحد مذکر	ضمیر واحد متکلم یا جمع متکلم واحد حاضر یا جمع حاضر	را	میرا گھوڑا تیرا قلم ہمارا گھوڑا تمہارا قلم -
	ضمیر واحد غائب یا جمع غائب یا دیگر اسم	کا	اوسکا گھوڑا زید کا قلم اونکا گھوڑا -
	حرف تاکید	نا	اپنا گھوڑا -
جمع مذکر	ضمیر متکلم و حاضر واحد و جمع	رے یائے مجہول	میرے گھوڑے تیرے کپڑے ہمارے گھوڑے تمہارے کپڑے
	ضمیر غائب واحد و جمع یا اسم دیگر	کے	اوسکے گھوڑے اونکے کپڑے زید کے گھوڑے -

مضاف	مضاف الیہ	علامت اضافت	مثال
[illegible]	حروف تاکید	سے	اپنے گھوڑے سے
[illegible]	ضمیر متکلم وحاضر واحد وجمع	ری یای معروف	میری گھوڑی میری بکریاں ہماری گھوڑی ہماری بکریاں تیری گھوڑی تیری بکریاں تمہاری گھوڑی تمہاری بکریاں۔
	ضمیر غائب واحد وجمع یا اسم دیگر	کی	اوسکی گھوڑی اوسکی بکریاں اونکی گھوڑی اونکی بکریاں زید کی گھوڑی زید کی بکریاں۔
	حرف تاکید	نی	اپنی گھوڑی اپنی بکریاں۔

جاننا چاہیے کہ اضافت سے بہت سے فائدہ حاصل ہوتے ہیں کبھی تخصیص کا بیان کرنا کبھی تملیک یعنی ملکیت کا بیان کرنا کبھی توضیح یعنی دور کرنا شبہہ کا سننے والے سے اور آخری اعتبار سے اضافت کی چھہ قسمین کی گئین ایک اضافت تملیکی اوسی کہتے ہین جسمین ملکیت کا بیان کیا جاوے جیسے یہ زید کا گھر ہے یعنی اس گھر کا مالک زید ہے دوسری تخصیصی جسمین خاص کرنا مضاف کا مضاف الیہ کیواسطے مراد ہو جیسے یہ تحصیلدار صاحب کا آدمی ہے چونکہ آدمی اسم نکرہ ہے غیر معین جب اوسکو اضافت کیا تو معرفہ ہوگیا اور خاص ہوا تیسری اضافت بیانی اوسی کہتے ہین جسمین مضاف الیہ صرف بیان مضاف کا ہو۔ واسطے زیادتی توضیح کے اضافت کیا گیا ہو جیسے لوہے کی سیخ تو سیخ کا بیان لوہا ہوا اور سیخ اکثر لوہے کی ہوتی ہے مگر زیادتی توضیح کے واسطے اوسی اضافت کیا گیا اور اسی کو اضافت توضیحی اور اضافت تبیینی بھی کہتے ہین چوتھی اضافت ظرفی اوسے کہتے ہین کہ مضاف ایسی چیز کی طرف اضافت کیا جاوے کہ وہ اوسکا ظرف ہوسکے اور ظرف دو ہین ایک زمان ایک مکان جیسے دریا کا پانی پانی مضاف ہے اور دریا مضاف الیہ ظرف مکان اور جیسے برسات کا پانی پانی مضاف ہے اور برسات مضاف الیہ ظرف زمان پانچوین اضافت ابنی کہ بیٹی بیٹے کو باپ یا ماں کے نام کی طرف یا ماں باپ کو بیٹی بیٹے کے نام کی طرف اضافت کرین جیسے زید کا بیٹا یا کلو کا باپ یہ اضافت عربی مین اکثر

آتی ہے فارسی اور اردو مین کم مستعمل ہے چھٹی اضافت تشبیہی اوسی کہتے ہین کہ جسمین تشبیہ مشبہ بہ
کے معنی ایک چیز کو دوسری چیز کے مانند کرنا اور اوسکی لوازمات اوسمین ثابت کرنا جس چیز کو تشبیہ
دین اوسے مشبہ کہتے ہین اور جس چیز کے ساتھہ تشبیہ دین اوسے مشبہ بہ کہتے ہین جیسے تیغ ابرو
یا ابرو کی تلوار اسمین تیغ مضاف ہی اور مشبہ بہ اور ابرو مضاف الیہ اور مشبہ ابرو کو تیغ سے تشبیہ
دی اس مناسبت سے کہ جیسے تلوار خمدار ہوتی ہے اوسیطرح ابرو بھی خمدار ہوتی ہے پس جب ابرو
کو تلوار سے مناسبت دی تو سب لوازم تلوار کے جیسے کاٹنا قتل کرنا اوسکی واسطے ثابت ہو سکتی ہین
جیسے مصرع کشتۂ تیغ ابروے پر خم ہم + مارا ہوا تیغ ابروے پر خم کا اور کبھی فارسی مین مشبہ کو
مضاف کرتے ہین اور مشبہ بہ کو مضاف الیہ جیسے چشم نرگسین یعنے نرگس کیسی آنکھہ اگر مضاف
ایک حرف نسبت کا مشبہ بہ کی اوپر ضرور لاتے ہین جیسی مثال مذکور مین ین حرف نسبت کا ہی
تمام ہوئین چھہ قسمین اضافت کی فائدہ جاننا چاہیے کہ صفت اور تشبیہ اور استعارہ ان تینون
مین ایک فرق باریک ہی اکثر مبتدیون کے فہم مین نہین آتا اسواسطے اسکا بیان توضیح کے ساتھہ
کیا جاتا ہے صفت اوسی کہتے ہین کہ موصوف مین کوئی بات اس قسم کی کہ اوسکی ذات مین
ممکن ہو سکی ثابت کیجاوے خواہ وہ موجود ہو یا نہو اگر موجود ہو تو تعریف اور مدح کہلائیگی اور
اگر موجود نہو سکتی ہو اور اوس صفت کا موصوف کی ذات مین پایا جانا غیر ممکن ہو تو اوسے
مبالغہ کہتے ہین جیسے مرد عالم صفت مرد کی عالم ہے اور علم کا ہونا ذات مرد مین ممکن ہے
اسی مدح کہین گے اور جیسے اسپ برق رفتار کہ اسپ کی صفت برق رفتار ہے پس مثل برق
کے اسپ کی رفتار کا ہونا غیر ممکن ہے اسی مبالغہ کہتے ہین اور تشبیہ یہ ہے کہ مشبہ کو کسی
مناسبت سی کسی چیز کے مانند ٹھہرا لینا اور وہ چیز اوسمین پائی نجاتی ہو جیسے تیغ ابرو مین
ابرو کو بمناسبت خمدار ہونے اور ہم شکل ہونے کے تیغ مقرر کیا اسے تشبیہ کہتے ہین اور
استعارہ یہ ہی کہ ایک چیز کو کسی مناسبت سے اپنی ذہن مین دوسری چیز فرض کرکے اوسکے
لوازمات ثابت کرنا جیسے پای قلم کہ اسمین قلم کو بسبب روانی اور چلنے کے ایک ذی روح
فرض کیا پس جب اوسی ایک چیز جاندار فرض کیا تو اوسکی اعضا مثل ہاتھہ پاؤن زبان وغیرہ
کے بھی فرض کیے چنانچہ پای قلم و زبان قلم حالانکہ قلم ایک جسم بسیط ہی نہ جاندار نہ اوسکے پاؤن ہین

۔زبان صرف اوسنے ذہن مین جاندار فرض کرکے اوسکی لوازمات اوسمین ثابت کیں اسے
استعارہ کہتے ہین پس فرق ان تینون مین یہ ٹھہرا کہ صفت ایک چیز ممکن الثبوت سی ہوتی ہے
یعنی ایسی چیز جو ذات موصوف مین پائی جا سکتی ہوا ور تشبیہ ایک چیز غیر ممکن الثبوت سے
یعنی ایسی چیز کہ وہ کسی حالت اور کسی وقت مین موصوف کی ذات مین نہین پائی جا سکتی
اور استعارہ ایک چیز غیر ممکن الثبوت کی لوازمات کو بیان کرنا اور اوس چیز غیر ممکن الثبوت
کو ذہن مین فرض کر لینا اور ذکر نکرنا پس گویا کہ استعارہ ایک شاخ تشبیہ کی ہی استعارہ کے معنی
مانگ لینا چونکہ اسمین بھی لوازمات شئے غیر ممکن الثبوت کا ذکر ہوتا ہے تو گویا یہ بھی مثل مانگی ہوئی
چیز کے ہی کہ اوسکی ذات مین موجود نہین دوسری قسم مرکب ناقص کی مرکب وصفی ہے
مرکب وصفی اوسے کہتے ہین کہ جسمین کسی چیز کی کیفیت یا رنگ یا مقدار یا اچھائی یا برائی
بیان کیجاوے جیسے باریک قلم کالا کپڑا ۔ تھوڑا پانی ۔ اچھا آدمی ۔ بڑی عورت وغیرہ فارسی مین
مرکب وصفی مرکب اضافی مین داخل ہوتا ہے جیسے قلم باریک جامۂ سیاہ آب اندک مرد نیک
زن بد اور علامت اضافت کسرہ مضاف موصوف کے نیچے دیتے ہین اردو محاورہ مین کب وصفی
مین علامت اضافت تو علامتون اضافت سی جو اوپر مذکور ہوئین نہین ہوتی بلکہ صفت کو مقدم
اور موصوف کو موخر لاتے ہین جیسا مثال مین گذرا جو اسم کسی چیز کی ذات کو بتاوے اوسے
موصوف کہتے ہین اور جو کیفیت کو بتاوے اوسے صفت بولتے ہین اور صفت موصوف کی تاخیر
و تقدیم فارسی اور اردو دونون مین درست ہی جیسے چاہین پہلے بولین اور جیسے چاہین پیچھے جیسے
اردو مین اچھا آدمی اور آدمی اچھا اور مرد نیک اور نیک مرد مگر فارسی مین جب صفت یا مضاف الیہ
کو مقدم کرتے ہین اور موصوف یا مضاف کو موخر تو کسرہ مضاف کا دور کر دیتے ہین اور اوسی اضافت مقلوب بولتے ہین
پس یہ سب مرکبات ناقص ترکیب جملہ مین ایک حکم رکھتے ہین یعنی مضاف مضاف الیہ موصوف صفت دونون ملکر
مبتدا یا خبر یا فاعل یا مفعول ہوتے ہین تمام ہوا بیان مرکب ناقص کا ۔ مرکب تام کا بیان شروع کیا جاتا ہے
جاننا چاہیے کہ مرکب تام اوسی کہتے ہین جس سے سننے والے کو کوئی خبر یا حکم یا خواہش معلوم ہو پس اگر اوس سے
سننے والے کو کوئی خبر معلوم ہو تو اوسی جملہ خبریہ کہتے ہین جیسے زید آیا عمرو اچھا ہے اور اگر حکم یا
خواہش معلوم ہو تو جملہ انشائیہ کہتے ہین جیسے تو مت آ ۔ زید اگر آتا تو اچھا ہوتا ۔ اور تقسیم جملہ با عتبار

اوسکی اجزا کے ہوتی ہے اور جملہ مین دو چیزون کا ہونا ضرور ہے ایک مسند دوسرا مسند الیہ
مسند اوسے کہتے ہین جو کوئی چیز یا کام نسبت کیا جاوے مسند کے معنی اسناد کیا گیا اور اسناد
نسبت کو کہتے ہین اور مسند الیہ جسکی طرف نسبت کیا جاوے پس اگر جملہ مین مسند اور مسند الیہ
دونون اسم ہون تو جملہ اسمیہ کہلاتا ہے جیسے زید عقلمند ہے زید مسند الیہ اور مبتدا ہے اور عقلمند
مسند اور خبر ہے اور یہ دونون اسم ہین اور لفظ ہے حرف ربط ہے جملہ اسمیہ مین جزو اول کو
مبتدا اور دوسرے جزو کو خبر کہتے ہین اور جملہ اسمیہ مین اصل مقصود اور مطلب بیان کرنے
مبتدا اور خبر کے ہوتا ہے اور باقی متعلقات اور جملہ فعلیہ وہ ہے کہ فاعل اور فعل سے مرکب ہو
فعل کو مسند اور فاعل کو مسند الیہ کہتے ہین پس اگر فعل لازمی ہے تو فعل اور فاعل سے
ملکر جملہ فعلیہ تمام ہوجاویگا جیسے زید آیا زید فاعل اور آیا فعل۔ فعل اور فاعل ملکر جملہ فعلیہ
خبریہ ہوا اور اگر فعل لازمی نہین متعدی ہے تو مفعول کو بھی چاہیگا جیسے زید نے عمرو کو مارڈالا
زید فاعل لفظ نے علامت فاعل عمرو مفعول لفظ کو علامت مفعول مارڈالا فعل ماضی فعل
اور فاعل اور مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوا جملہ فعلیہ مین اصل مقصد فعل اور فاعل اور مفعول
سے ہوتا ہے اور باقی متعلقات کہلاتے ہین جیسے کہین زید کل کے روز مرادآباد سے ریل پر
سوار ہوکر دہلی کو جاتا تھا پس زید اسم جامد فاعل کل مضاف الیہ کی علامت اضافت
روز مضاف مضاف الیہ اور مضاف ملکر متعلق جاتا تھا فعل کے مرادآباد مجرور سے حرف جار
جار مجرور متعلق فعل کے ریل مجرور پر جار جار مجرور متعلق فعل کے سوار ہوکر حال فاعل کا دہلی اسم مجرور
کو حرف جار جار مجرور متعلق فعل کے جاتا تھا فعل ماضی استمراری فعل ساتھ فاعل اور متعلقات
کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا پس اس جملہ مین اصل مطلب زید کے جانے کی خبر دینے سے ہے باقی سب متعلقات
ہین اور اگر جملہ مین فعل امر یا نہی یا استفہام ہو تو جملہ انشائیہ ہوگا نہین تو جملہ خبریہ اگر جملہ کے
اول مین حرف شرط آوے تو جملہ شرطیہ کہلاویگا اور یاد رکھو کہ جملہ شرطیہ ہمیشہ دو جملون سے
مرکب ہوتا ہے ایک شرط دوسرا جزا جیسے اگر آج خط روانہ ہوجاویگا تو کل کانپور پہونچ جاویگا اور
جاننا چاہیے کہ فعل لازمی مفعول کو نہین چاہتا ہے اور نہ مجہول ہوتا ہے اور فعل متعدی مفعول کو بھی
چاہتا ہے اور مجہول بھی ہوتا ہے اور فعل مجہول کے مفعول کو مفعول مالم یسم فاعلہ کہتے ہین یعنی

ایسا مفعول کہ جسکے فاعل کا پتہ نہین ہے فعل مجہول مین مفعول مالم یسم فاعلہ بجاے فاعل کے
قائم ہوتا ہی جیسے زید مارا گیا زید مفعول مالم یسم فاعلہ اور مارا گیا فعل مجہول ہی فعل مجہول ساتھہ
مفعول مالم یسم فاعلہ کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا اسکے فاعل کا پتا نہین کہ کسنے مارا اور مفعول پانچ
قسم کا ہوتا ہے ایک مفعول بہ دوسرا مفعول لہ تیسرا مفعول مطلق چوتھا مفعول فیہ پانچوان
مفعول مالم یسم فاعلہ مفعول بہ اوسی کہتے ہین جسپر فعل واقع ہوا ہو جیسے زید نے بکر کو مارا زید فاعل
لفظ نے علامت فاعل بکر مفعول بہ ہے کو علامت مفعول مارا فعل پس اس جملہ مین فعل مارنے کا
زید کے ہاتھہ سے بکر پر واقع ہوا تو بکر مفعول بہ ہے مفعول مطلق اوسی کہتے ہین کہ اوسی فعل کا
مصدر یا حاصل مصدر واسطے بیان تعداد یا کیفیت یا حالت کی ذکر کیا جاوے جیسے کہین کتا
شیر کی بیٹھک بیٹھا ہے کتا فاعل شیر مضاف الیہ کی علامت اضافت بیٹھک حاصل مصدر مضاف
مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول مطلق ہوا بیٹھتا ہی فعل فعل ساتھہ فاعل اور مفعول مطلق کے
ملکر جملہ فعلیہ ہوا مفعول فیہ اوسی کہتے ہین کہ فاعل کا وقت یا جگہ بیان کیجاوے جیسے چور رات کو
گھر مین کودا چور فاعل رات ظرف زمان مفعول فیہ گھر مفعول فیہ ظرف مکان کودا فعل
فعل ساتھہ فاعل اور دونون مفعولون کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا مفعول لہ اوسی کہتے ہین کہ فعل
کا سبب بیان کیا جاوی جیسے اوستاد نے لڑکی کو تعلیم کے لیے مارا اوستاد فاعل نے علامت فاعل
لڑکے مفعول بہ کو علامت مفعول تعلیم مفعول کے مارا فعل فعل ساتھہ فاعل اور مفعول کے ملکر
جملہ فعلیہ ہوا مفعول مالم یسم فاعلہ اوسے کہتے ہین جسکا فاعل معلوم نہو اور یہ مفعول نائب فاعل
مفعول بہ ہوتا ہی جسپر فعل واقع ہوا صرف اتنا فرق ہے کہ اگر اوسکا فاعل معلوم ہو تو اوسے
مفعول بہ کہینگے اور اگر فاعل معلوم نہو تو مفعول مالم یسم فاعلہ بولین گے اور مفعول مالم یسم
فاعلہ ہمیشہ فعل متعدی مجہول کے واسطے آتا ہی اور مفعول بہ ہمیشہ فعل متعدی معروف
کی واسطے آور مفعول بہ اور مفعول مطلق اور مفعول فیہ یہ تینون مفعول فعل لازمی اور متعدی
اور معروف اور مجہول سب کی واسطے آتے ہین اور جاننا چاہیے کہ سواے مفعولون کے
جملہ مین اور بھی متعلقات ہوتے ہین کہ اوس سے سننے والے کو فائدہ حاصل ہوتا ہی
اونکو اصطلاح مین توابع بولتے ہین توابع جمع تابع کی ہے تابع کے معنی اطاعت کرنیوالا

اور تابعداری کرنیوالا چونکہ یہ توابع بھی اپنے متبوع کے تابعدار رہتے ہین اسواسطے
اونکو توابع بولتے ہین اور جسکے تابع ہون اوسے متبوع بولینگے جو حال انکے متبوع کا ہوگا
وہی حال انکا بھی ہوتا ہے یعنی ترکیب مین اگر انکا متبوع فاعل یا مفعول یا مبتدا یا خبر ہوگا
تو یہ بھی اوسی کے موافق فاعل یا مفعول یا مبتدا یا خبر ہونگے متبوع کے معنی تابعداری کیا گیا
اور توابع پانچ ہین ایک عطف عطف وہ ہی کہ دو لفظون کے بیچ مین حرف عطف آوے
تو پہلے کو معطوف علیہ اور دوسرے کو معطوف کہینگے اور معطوف اور معطوف علیہ دونون ملکر
ایک حکم پیدا کرتے ہین جیسے زید اور کلو آتے ہین زید معطوف علیہ اور حرف عطف کلو معطوف
معطوف علیہ دونون ملکر فاعل ہوئے آتے ہین فعل حال معروف کے فعل ساتھہ فاعل کے
ملکر جملہ فعلیہ ہوا حروف عطف کا بیان حرفون کی بحث مین آچکا ہے دوسرا بدل کہ بعد ایک کلمہ
کے دوسرا کلمہ ذکر کیا جاوے اور مقصود کلمہ ثانی ہو کلمۂ اول کو مبدل منہ کہتے ہین اور کلمۂ ثانی
کو بدل اور بدل کی چار قسمین ہین ایک بدل کل کہ ایک لفظ کی بعد دوسرا لفظ زیادہ توضیح کیواسطے
بیان کیا جاوے جیسے زید سے کہین کہ تیرا بھائی خدا بخش بولاتا ہے غرض اسمین زید کو اوسکے
بھائی کے بلانے کی خبر دیتا ہے اور خدا بخش زیادتی توضیح کے واسطے بیان کیا گیا تیرا بھائی
مبدل منہ اور خدا بخش اوسکا بدل بدل و مبدل منہ دونون ملکر فاعل ہوا بولاتا ہے فعل کا
فعل ساتھہ فاعل کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا دوسرا بدل بعض وہ ہے کہ مبدل منہ کا کوئی جزو علٰحدہ
کرکے دوبارہ بیان کیا جاوے جیسے انگہ کا دامن آدھا پھٹ گیا اس مثال مین انگہ کا دامن
مبدل منہ اور آدھا اوسکا بدل چونکہ دامن پورے دامن پر بولا جاتا ہے اسواسطے اوسکی بعد
لفظ آدھا بدل ہوا تیسرا بدل غلط کہ پہلے ایک لفظ غلطی سے بولا جاوے اوسکی بعد دوسرا
لفظ اوس غلطی کے دور کرنے کے واسطے بولین جیسے کوئی شخص پہلے کہے زید آیا پھر کہے کلو
کلو یعنی زید نہین آیا بلکہ کلو آیا چوتھا بدل مہمل یہ بدل ہندی مین بہت مستعمل ہے فارسی
اور عربی مین نہین بدل مہمل اوسے کہتے ہین کہ اول کوئی لفظ ذکر کیا جاوے اوسکی بعد وہی لفظ
صرف حرف اول اوسکا بدلکر بولین بدل کرنے مین ملکون کے محاورون کا اختلاف ہی بعض
ملکون مین حرف اول کو میم سے بدلکر بولتے ہین جیسے روٹی موٹی کاغذ ماغذ اور بعض ملکون مین

حرف اول کو واو سے بدلکر بولتے ہین جیسے کتاب و تاب تختی وختی اگرچہ یہ بدل کرنا غیر فصیح ہی
چنانچہ شعر اور نثر کتابی مین کہین نہین لکھا جاتا مگر چونکہ اسکا رواج محاورہ مین بہت ہی سو اسواسطے
ذکر کیا گیا مگر واو سے بدل کرنا بہ نسبت میم سے بدل کرنے کے فصیح ہے اور اس بدل مین
مبدل منہ مقصود ہوتا ہے بدل مقصود نہین ہوتا تیسری قسم توابع کی تاکید ہے تاکید کے معنی
مضبوط کرنا اصطلاح مین تاکید اوسے کہتے ہین کہ ایک لفظ کے بعد دوسرا لفظ اوسی معنی
مین یا وہی لفظ مکرر کہا جاوے تاکہ سامع خوب جان جاوے اور تاکید دو طرح کی ہوتی ہے
ایک تاکید لفظی کہ وہی لفظ اول مکرر لایا جاوے جیسے کسیکو آگاہ کرنے کے واسطے کہین
بدھو آیا بدھو پہلا لفظ بدھو موکد ہے یعنی تاکید کیا گیا اور دوسرا بدھو اوسکی تاکید ہے اور
دونون کی ایک حالت ہی یعنی دونون فاعل ہین آیا فعل کے دوسری تاکید معنوی وہ ہے
کہ پہلے لفظ کے معنی مین دوسرا لفظ ذکر کیا جاوے جیسے کہین گھر والے سب کھانا کھا چکے
پس گھر والے موکد ہی اور لفظ سب تاکید اور بیان حروف تاکید کا بحث حرف مین ہوچکا ہے
چوتھا تابع نعت ہی اوسی کو صفت بھی کہتے ہین وہ یہ ہے کہ متبوع کی اچھائی یا برائی یا اور
کوئی تعریف بیان کیجاوے جیسے کہین کہ آج ایک اچھا آدمی مرگیا اس مثال مین اچھا صفت
ہی اور آدمی موصوف اور دونون ملکر فاعل ہے مرگیا فعل کا اور صفت موصوف کا بیان
مرکب وصفی مین ہوچکا ہے اور سوا ان توابع کے اور بھی فعل کے متعلقات ہین ایک
حال۔ حال اوسی کہتے ہین کہ فاعل یا مفعول یا مبتدا یا خبر یا جملہ کی ہیئت کو بیان کیا جاوے
جیسے لڑکا روتا ہوا آیا ہے اس جملہ مین لڑکا فاعل ہے اور ذوالحال اور روتا ہوا اوسکا حال
ہی اور آیا ہے فعل فعل اور فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوا جسکا حال بیان کیا جاوے
اوسے ذوالحال کہتے ہین دوسرے تمیز جو کسی چیز مبہم یعنی غیر معلوم کو بتاوے اسم مبہم
کو ممیز کہتے ہین آور جو رفع ابہام کرے اوسے تمیز بولتے ہین جیسے کہین دو پاجامہ سل گئے
لفظ دو تو اسم عدد ہے اور مبہم نہین معلوم کہ وہ کیا چیز ہے اسواسطے لفظ پاجامہ اوسکی تمیز
واقع ہوئی ممیز اور تمیز ملکر مفعول مالم یسم فاعلہ ہوا سل گئے فعل مجہول کا پس فعل مجہول اپنا
مفعول مالم یسم فاعلہ کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا اور ممیز لیے اسم مبہم غیر معلوم اکثر اسم عدد ہوتا ہے

یا وزن یا مقدار وغیرہ تمیز سے جار مجرور یہ بھی متعلقات فعل مین سے ہین چنانچہ بیان
حروف جار کا بحث حرف مین ہو چکا ہے اب اقسام جملہ کے بیان کیے جاتے ہین اس جدول
سے قسمین جملہ کی مع مثالون اور ترکیبون کے دریافت کرو

جدول یہ ہے

قسم	نام جملہ	مثال	ترکیب
خبریہ	اسمیہ	آپ موجود تھے	آپ مبتدا موجود خبر تھے حرف مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔
	فعلیہ	کالو گھر مین لکھتا ہے	کالو فاعل گھر ظرف مکان مجرور مین حرف جار لکھتا ہے فعل حال معروف فعل ساتھ فاعل کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔
انشائیہ	امر	زید کو جا کر مار	زید مفعول کو علامت مفعول جا کر حال مار فعل امر حاضر تو ضمیر واحد حاضر پوشیدہ فاعل فعل ساتھ فاعل اور مفعول کے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔
	نہی	کتاب مت لاؤ	کتاب مفعول مت لاؤ فعل نہی حاضر معروف تم ضمیر جمع حاضر پوشیدہ فاعل فعل ساتھ فاعل کے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔
	استفہام	کیا زید آیا ہے	کیا حرف استفہام زید فاعل آیا ہے فعل ماضی قریب فعل ساتھ فاعل کے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔
	ندا	اے لڑکو ادھر آؤ	اے حرف ندا لڑکو منادی ادھر ظرف

نام قسم	نام جملہ	مثال	ترکیب
[illegible]			مکان مفعول فیہ آؤ فعل امر حاضر معروف فعل ساتھ فاعل اور مفعول کے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔
	قسم	خدا کی قسم یہ حقہ مین نہ پیون گا۔	خدا مضاف الیہ کی علامت اضافت قسم مضاف مضاف مضاف الیہ ملکر قسم ہوا یہ اسم اشارہ حقہ مشار الیہ مفعول مین ضمیر واحد متکلم فاعل نہ پیونگا فعل نفی مستقبل فعل ساتھ فاعل اور مفعول کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

خاتمۃ الطبع

خدا کی جناب مین ہزار ہزار شکر ہے کہ اندنون یہ رسالہ لاجواب افادت بخش طلاب جسمین قواعد صرف و نحو اردو زبان کا بیان ہے طرز تازہ نیا عنوان ہے مبتدیون کو بہت مفید اور سود مند اتم ہے جسکا نام گلدستۂ عجم ہے اسمین مقصود بالذات بیان ضوابط صرف و نحو اردو زبان ہے اور فارسی اور عربی کے قواعد بھی ضمنًا مذکور علی الاعلان ہین جسکو واقف فنون اردو عربی فارسی ماہر نکات بلاغت و سخنوری طلیق اللسان فصیح البیان مولوی محمد حبیب اللہ خان صاحب مرادآبادی عرف حافظ عبد الرحمن صاحب تخلص حافظ نے نہایت عمدگی کے ساتھ واسطے افادۂ طالبان علوم و بایماے وسیع الاخلاق حکیم سید محمد شمس الدین صاحب

وبپاس خاطر شاگردان خود شیخ محمد اسید الدین صاحب و شیخ عبد الغفار
صاحب فرزندان کامگار شیخ پیر محمد صاحب تحصیلدار اجمیری کے وبپاس خاطر
سیٹھہ رام کشن صاحب اودے پوری بھوپالی کے تصنیف فرمایا اور تسہیل و آسانی
افادۂ طلبا کے لیے اس رسالہ نادر العصر کی عبارت اردو بہت سلیس و آسان عوام فہم
لکھی ہے کہ جس سے جلد تر مبتدیون کی فہم مین آجاوے اور کمال لطافت بیانی سے
استعمالات حروف معنی کے لیے جداول عمدہ ترتیب دیے کہ جسمین نام حرف مقام
حرف معنی مثالی یکجا ہین یہ گویا ایک آئینہ خانہ بنادیا ہے کہ جسمین صورت معانی کو روشن
اور صاف ظاہر کردیا ہے کہ ہر مبتدی کو بادی النظر مین ماہیت لفظ کی مفہوم اور معلوم
ہو سکتی ہے پس رسالہ موصوف العصدر بار دیگر حسب خواہش طالبین
بعد نظر ثانی اور تعمق نظر کے اہتمام بلیغ سے صحت کے ساتھہ
بمقام کانپور مطبع منشی نول کشور مین باہتمام لالہ اشتیبال
منصرم سی بماہ ستمبر ۱۸۷۹ء عیسوی مطابق ماہ
رمضان المبارک ۱۲۹۶ھ ہجری منطبع ہوکر اشاعت
پذیر ہوا خداوند عالم اسکو مطبوع
خلایق فرماوے اور متعلمین
معلمین کو اسکے پڑھنے پڑھانے
سے فائدہ کلی
پہونچاوے
آمین ثم آمین
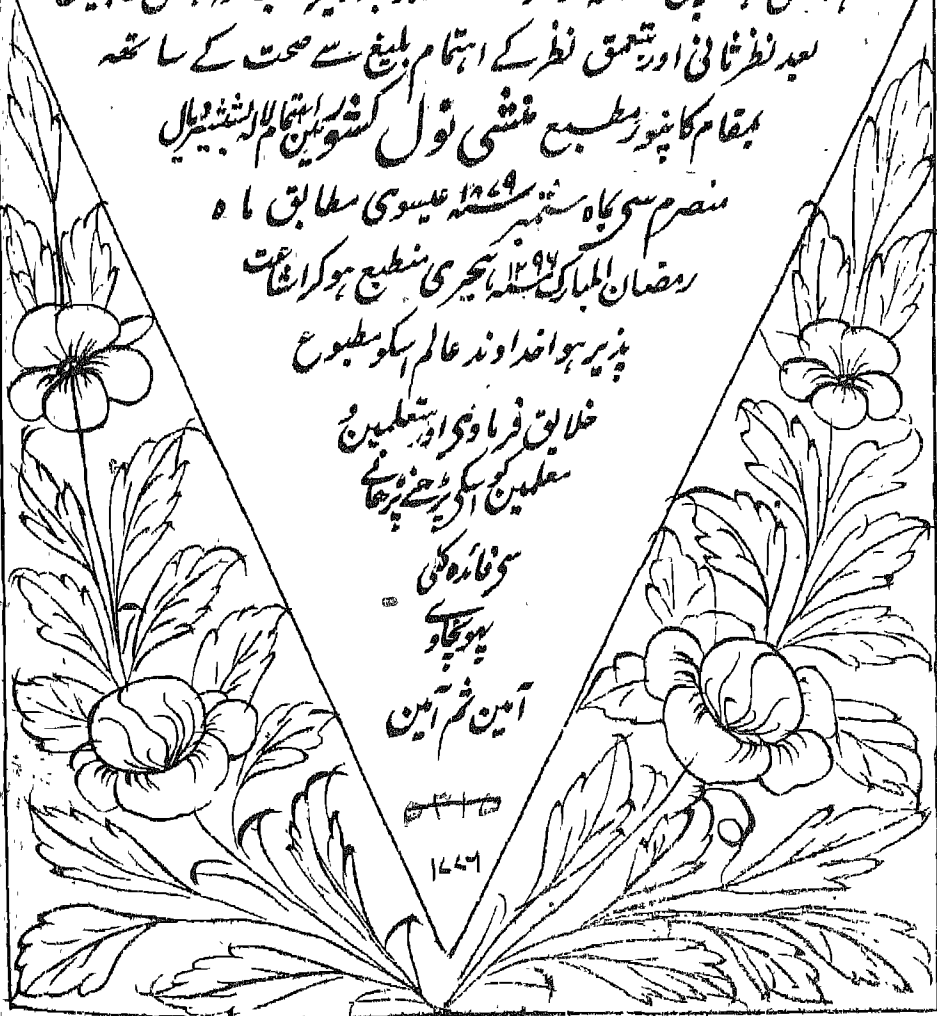
عزیز المصادر — گردان مصادر مع شرح لازم و متعدی از مولوی عبد العزیز صاحب —
ناصر الصبیان — معروف بتعلیم مصطفائی سود مند اطفال از ناصر علی صاحب کے —
ناصر الصبیان معروف مصادر ناصری تصنیف ایضاً

چمن اظفری — یہ ایک عجیب رسالہ ہے ترکی زبان کے صرف و نحو میں جس کی مدد سے فوراً ملت میں تکلم زبان ترکی آ سکتا ہے تصنیف جناب مولوی عبد العلیم آسی اللہ خان صاحب بہادر خلیفگی مرحومی پنشنند از ملک نظام —

کتب فارسی درس مبتدیان

کریما محشی — از تصنیفات شیخ سعدی —
کریما معرب قلم جلی مع اعراب — ایجاد منشی کالکا پرشاد مولف مذکور —
کریما مترجم — ہر ایک شعر کے نیچے معنی و سکے اردو میں —
کریما رجمہا — ترجمہ ہے کریما کا نام مشتہر —
دیکشنا شرح کریما از حافظ محمد نذیر صاحب —
پنج گنج — یعنی کریما — نام حق — محمود نامہ
پند نامہ عطار — رسالہ قطب قاضی —
مامقیمان تصنیف شاہ علاء الدین اودہی —
محمود نامہ مصنفہ عنصری مشہور کتاب ہے —
قافیہ نامہ جامع اغماض اشعار لائق بہت کچھ مبتدیان
عطائی نامہ تصنیف شیخ شاہ محمد غزلیات لامیہ —
صفوۃ المصادر — عرف آمد نامہ مشہور کتاب ہے —
ہفت ضابطہ تصنیف علی نقی خان درس اطفال کے لیے —
دستور المکتوبات —
انشاء بہار عجم مصنفہ مولوی امانت علی صاحب
انشاء فائز — از مولوی محمد اکرم صاحب متخلص فائز مطبوعہ مطبع نظامی —
انشاء فیض رسان از منشی حفیظ اللہ —
انشاء خلیفہ مصنفہ خلیفہ شاہ محمد مرحوم قنوجی —
انشاء تمیز مصنفہ منشی کالی رای صاحب متخلص تمیز —
انشاء مادھو رام — مشہور انشاء ہے —
انشاء منیر مصنفہ میر صادق منیر لاہوری بخط نستعلیق
ایضاً انشاء منیر بخط شکست و اسطے تعلیم

کم سواد و ن خط شکست کے —
انشاء بہار ہند تصنیف مولوی عبد العزیز صاحب آروی
انشاء جامی تصنیف مشہور مولانا عبد الرحمن جامی
انشاء طاہر وحید مشہور کتاب ہے مرزا طاہر وحید
انشاء فائق — از مولوی محمد فائق —
انشاء دولت رام —
انشاء صفدری جس میں رقعات فارسی ہیں اور اسکے مقابل اردو ترجمہ
انشاء گلزار عجم مصنفہ مولوی مقبول احمد فاروقی —
انشاء سفید تصنیف منشی سیرام صاحب —
انشاء دلآویز سار مولوی عبد العزیز صاحب تلامذہ مشاطہ نیچ
انشاء عجیب مشہور کتاب ہے —
ظہیر الانشاء مصنفہ منشی ظہیر الدین مرحوم —
مجموعہ انشاء ضمیر بلبل صحت نبار عبد اللہ خان علوی
تسنیم شاداب مع فرہنگ لغات
نادر انشاء از ملا ظہیر الدین تفرشی یہ بڑے رتبے کی انشاء ہے متین عبارت —
انشاء دلکشا مصنفہ منشی فتح محمد صاحب —
فیاض دبستان مصنفہ منشی ولایت حسین صاحب —
دستور الصبیان درس اطفال کے لیے مفید ہے —
رقعات عزیزی — از تصنیفات مولوی عبد العزیز صاحب آروی —
رقعات عالمگیری —
رقعات قتیل مصنفہ مرزا محمد حسن قتیل —
رقعات ابو الفضل — از تصنیفات ابو الفضل